عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۶ | ۳۰ ذوالقعدہ تا ۸ ذوالحجہ ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ اگست ۲۰۱۷ء | شمارہ: ۳۲

حج مبرور کی فضیلت

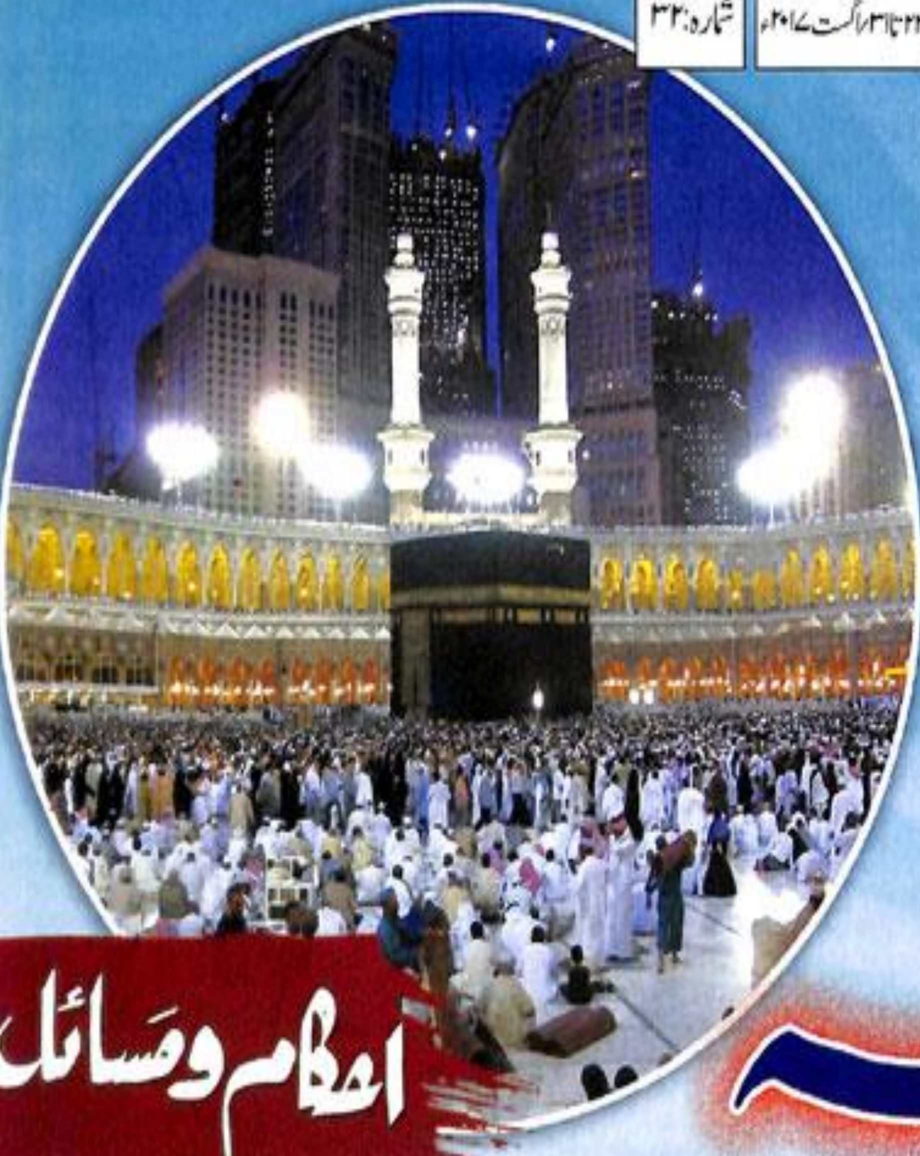

حج کا طریقہ

احکام و مسائل

شاید کہ اُتر جائے ترے دل میں میری بات!

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Email: editorkn@yahoo.com

حج کے لئے قرض لینا

س:......کیا قرض لے کر حج وعمرہ پر جانا درست ہے؟ جبکہ یہ کہا جاتا ہے کہ حج کے سفر پر جانے سے پہلے اپنا قرض وغیرہ ادا کرکے جانا چاہئے؟

ج:......اگر حج کے لئے قرض بہ سہولت مل جانے اور پھر ادا ہو جانے کی توقع ہو تو قرض لے کر حج وعمرہ پر جانا صحیح ہے۔ باقی بہتر یہی ہے کہ آدمی اپنے قرضوں کو ادا کرکے بری الذمہ ہو کر جائے، کیونکہ زندگی اور موت کا کوئی بھروسہ نہیں اور قرض حقوق العباد میں سے ہے، جس کا ادا کرنا ضروری ہے۔

احرام کی چادروں کی حیثیت

س:......احرام کے لئے جو دو چادریں باندھی جاتی ہیں، کیا ان کو باندھتے ہی احرام شروع ہو جاتا ہے؟ یا احرام کی نیت کے بعد احرام میں داخل ہوں گے؟ اسی طرح اگر ان چادروں کو وضو یا غسل کے وقت اتار دینے سے احرام پر تو کوئی فرق نہیں آئے گا؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ احرام کی چادریں کھول دینے سے احرام ختم ہو جاتا ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

ج:......محض احرام کی چادریں پہن لینے سے احرام میں داخل نہیں ہوتے جب تک کہ نیت کرکے تلبیہ نہ کہا جائے۔ اسی طرح احرام سے نکلنے کے لئے عمرہ یا حج ادا کرنے کے بعد جب تک حلق یا قصر نہ کرلیا جائے احرام میں ہی رہتے ہیں، اس لئے احرام کی چادریں بدل لینے سے یا کھول لینے سے احرام پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

حج فرض ہونے کے باوجود سستی کرنا

س:......میرے والد صاحب کی عمر ۷۰ کے قریب ہے اور ان پر حج فرض ہے مگر وہ حج کے لئے جانا نہیں چاہتے۔ کہتے ہیں کہ جب اللہ کی طرف سے بلاوا آئے گا تو وہ خود کروادے گا۔ جب کہ ہم انہیں سمجھاتے ہیں کہ آپ کوشش تو کریں اللہ پاک آسان فرمادیں گے، مگر وہ تیار نہیں ہوتے تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:......جس شخص پر حج فرض ہو اور وہ بلا کسی عذر کے ادا نہ کرے تو اس کے بارے میں حدیث میں فرمایا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ کو پروا نہیں کہ وہ یہودی مرے یا عیسائی ہو کر مرے۔“ اس لئے آپ کے والد صاحب کو فوراً حج ادا کرنا چاہئے اور آپ لوگوں کو چاہئے کہ کسی طرح انہیں حج کے لئے تیار کریں اور اگر وہ خود جانے کی طاقت نہ رکھتے ہوں تو پھر ان کی جگہ کسی کو حج بدل کے لئے بھیجیں۔

س:......اگر ایک شخص غیر شادی شدہ ہو اور اس پر حج فرض ہو تو کیا والدین سے اجازت لینا ضروری ہے؟

ج:......جب حج فرض ہو چکا ہو تو والدین کی اجازت ضروری نہیں ہوتی، اپنا فرض پورا کرنا ضروری ہے اور والدین کے لئے بھی بغیر کسی شدید عذر کے منع کرنا اور روکنا صحیح نہیں ہے۔

لوڈو کھیلنا

س:......لوڈو کھیلنے کا کیا حکم ہے؟ جبکہ کوئی جوا اور شرط وغیرہ بھی نہ رکھی جائے، نماز وغیرہ کا بھی خیال رکھتے ہوئے کھیلیں تو کیا یہ صحیح ہے؟

ج:......اگر لوڈو میں جوا نہ لگایا جائے اور شرط وغیرہ نہ لگائی جائے اور اس میں اتنا مشغول نہ ہوں کہ کسی واجب کا چھوڑنا یا کسی حرام کام کا ارتکاب کرنا پڑے تو ایسی صورت میں یہ کھیلنا جائز ہوگا، لیکن بہتر نہیں ہے کیونکہ شریعت ایسے کھیل کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ جس میں تفریح کے ساتھ ساتھ جسمانی ورزش بھی ہو، جبکہ مذکورہ کھیل یا اس قسم کے دیگر کھیل محض وقت کا ضیاع ہیں۔ اس میں دین یا دنیا کا کوئی فائدہ پیش نظر نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۶ — ۳۰ ذوالقعدہ تا ۸ ذوالحجہ ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ اگست ۲۰۱۷ء — شمارہ:۳۲

اس شمارے میں!

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات!	۵	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
حج کا طریقہ.....احکام ومسائل	۸	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ (۲)	۱۴	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
حج مبرور کی فضیلت	۱۷	مولانا عبداللہ سلمان قاسمی
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی ودعوتی اسفار	۱۹	ادارہ
مجلس کے وفد کا دورہ ضلع ٹھٹھہ	۲۳	حافظ محمد عبدالوہاب
رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام (۲)	۲۵	حافظ عبیداللہ

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بنیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35.Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

سحبان الہند حضرت مولانا
احمد سعید دہلویؒ

تلاوت قرآن کی فضیلت

حدیث قدسی ۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ دائیں کروٹ پر لیٹے اور سو مرتبہ "قل ھو اللّٰہ احد" کی سورۃ پڑھ لے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے میرے بندے تو جنت میں اپنی دائیں جانب سے داخل ہو جا۔ (ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ جو شخص سونے سے پہلے سو مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ پڑھ کر سویا کرتا ہے اور دائیں کروٹ پر سوتا ہے تو قیامت میں اس کو یہ اجر ملے گا۔

حدیث قدسی ۷: حضرت خالد بن سعدانؒ فرماتے ہیں: منجیہ یعنی نجات دینے والی سورۃ پڑھا کرو، وہ سورۃ الم تنزیل ہے، مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک شخص بڑا گناہگار تھا اور وہ اس سورۃ کو بہت پڑھا کرتا تھا، اس کے علاوہ کوئی سورۃ نہ پڑھتا تھا، اس سورۃ نے اپنے پَر اس پر پھیلا دیئے اور کہا: اے پروردگار اس شخص کو بخش دے یہ مجھ کو کثرت سے پڑھا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کی شفاعت قبول کرلی اور ارشاد فرمایا، اس بندے کی ہر خطا کے بدلے ایک نیکی لکھی جائے اور اس کے درجے کو بلند کیا جائے۔

حضرت خالد بن سعدانؒ یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ سورۃ اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر میں جھگڑا کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتی ہے یا اللہ اگر میں تیری کتاب میں ہوں تو میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرمالے اور اگر میں تیری کتاب کا حصہ نہیں ہوں تو مجھے اپنے قرآن میں سے مٹا دے اور یہ سورۃ پرندے کی طرح اپنے پڑھنے والے کو اپنے پروں میں چھپا لیتی ہے، اس سورۃ کی شفاعت قبول کرلی جاتی ہے اور عذاب قبر سے اس بندے کو محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ (دارمی)

الم تنزیل سجدہ اکیسویں پارے کی سورۃ ہے، اس حدیث میں اس سورت کی فضیلت بیان کی ہے اور اس کے پڑھنے والے کو ثواب کا ذکر ہے، خالد بن سعدانؒ سے سورۃ تبارک کے متعلق بھی اسی مضمون کی روایت مروی ہے۔

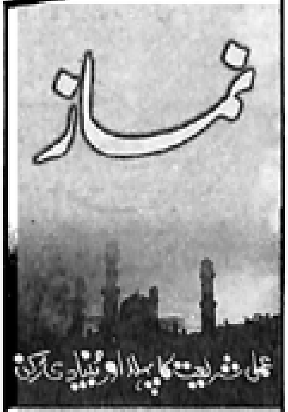

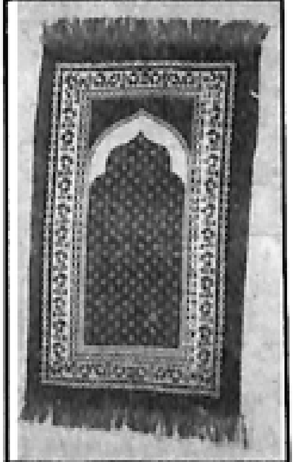

حضرت مولانا
مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

نماز

س: کیا شریعت نے نماز پڑھنے والے کے لئے بھی کچھ چیزیں ضروری قرار دی ہیں؟

ج: جی ہاں! شریعت نے سات چیزیں نماز شروع کرنے سے پہلے نماز پڑھنے والے کو پورا کرنا لازم قرار دیا ہے، اصطلاح میں اس کو شرائط کہتے ہیں اور یہ تمام کی تمام شرائط نماز شروع کرنے سے پہلے کی ہیں، جن کے پورا کئے بغیر نماز شروع ہی نہیں ہوگی:

(۱) بدن کا پاک ہونا: اگر نمازی کو غسل کی ضرورت ہو یعنی اس پر غسل واجب ہو چکا ہو تو اسے پہلے غسل کر لینا ضروری ہے اور اگر غسل واجب تو نہیں ہے لیکن نماز پڑھنا چاہنے والا بے وضو ہے تو نماز شروع کرنے سے قبل اس کو وضو کر لینا ضروری ہے (شریعت نے بعض صورتوں میں غسل اور وضو کا قائم مقام تیمم کو قرار دیا ہے)۔

(۲) کپڑوں کا پاک ہونا۔

(۳) نماز کی جگہ کا ہر قسم کی گندگی سے پاک ہونا۔

(۴) بدن کے بعض حصوں کو چھپانا جسے اصطلاح میں ستر کہتے ہیں جو شریعت نے مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ بتلائے ہیں، شریعت کا بتلایا ہوا ستر مردوں کے لئے ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک کا چاروں طرف کا بدن ہے اس حصہ بدن کو نماز میں چھپانا تو فرض ہے نماز کے علاوہ بھی کسی شرعی عذر کے بغیر بیوی کے علاوہ کسی غیر مرد و عورت کے سامنے کھولنا اور تنہائی میں بھی اس حصہ بدن سے کپڑا ہٹانا ناجائز ہے، عورتوں کا ستر شریعت نے عورت کے چہرے، دونوں ہتھیلیوں اور ٹخنوں تک دونوں پیروں کے علاوہ پورے بدن کو ستر قرار دیا ہے، نماز اور نماز کے علاوہ ان تین ذکر کردہ حصوں کو چھوڑ کر بلا ضرورت شرعیہ تنہائی اور شوہر کے علاوہ کسی کے سامنے کھولنا جائز نہیں (واضح رہے کہ عورت کا چہرہ، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پیر جنہیں قدم بھی کہتے ہیں، یہ اگرچہ ستر میں داخل نہیں ہیں، نماز اور نماز کے علاوہ اسے کھلا رکھا جاسکتا ہے لیکن ایسے تمام لوگ جن سے زندگی میں کسی بھی وقت نکاح کو شریعت نے جائز بتلایا ہوا ہے ان افراد کے سامنے نہیں کھولا جاسکتا، بدن کے یہ تینوں حصے ستر میں نہیں حجاب میں داخل ہیں اور ان کا تعلق صرف نامحرموں کے سامنے کھولنے یا نہ کھولنے کے حکم کے ساتھ ہے احناف کے نزدیک ان تینوں حصوں کا نماز میں چھپانا ضروری نہیں ہے، ان کے کھلے رہنے کی صورت میں بھی احناف کے نزدیک نماز درست ہوگی)۔

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفٰی

جناب جسٹس آصف سعید خان کھوسہ کی سربراہی میں جناب جسٹس گلزار احمد، جناب جسٹس اعجاز افضل خان، جناب جسٹس شیخ عظمت سعید اور جسٹس اعجاز الاحسن پانچ رکنی سپریم کورٹ آف پاکستان کے لارجر بنچ نے کئی ماہ کی طویل سماعت اور مختلف تحقیقی مراحل سے گزارنے کے بعد پانامہ کیس میں پاکستان کے تیسری بار منتخب ہونے والے وزیر اعظم جناب نواز شریف کو نااہل قرار دے دیا ہے۔ بنچ نے اپنا ۲۴ صفحات پر مشتمل فیصلہ مورخہ ۲۸؍جولائی ۲۰۱۷ء بروز جمعہ ساڑھے گیارہ بجے سنایا۔ فیصلہ میں ہے کہ:

’’نواز شریف نے انتخابی گوشواروں میں ایف زیڈ ای کمپنی دبئی کو اثاثوں میں ظاہر نہیں کیا۔ کاغذات نامزدگی میں اثاثوں کے متعلق جھوٹا بیان حلفی جمع کرایا جس کے باعث وہ صادق وامین نہیں رہے۔ لہٰذا آرٹیکل ۶۲ کے تحت انہیں نااہل قرار دیا جاتا ہے۔ نیب نواز شریف، مریم نواز، حسن نواز، حسین نواز، کیپٹن (ر) صفدر اور اسحاق ڈار کے خلاف ۶ ہفتوں میں ریفرنس دائر اور ۶ ماہ میں عدالت فیصلہ کرے۔ صدر مملکت جمہوری عمل کے تسلسل کے لئے آئینی تقاضے پورے کریں۔‘‘

پاکستان کی تاریخ پر نظر ڈالیں:

۱......جناب لیاقت علی خان: چار سال وزیر اعظم رہے۔ (۱۵؍اگست ۱۹۴۷ء تا ۱۶؍اکتوبر ۱۹۵۱ء)

۲......خواجہ ناظم الدین: ڈیڑھ سال وزیر اعظم رہے۔ (۱۷؍اکتوبر ۱۹۵۱ء تا ۱۷؍اپریل ۱۹۵۳ء)

۳......محمد علی بوگرہ: دو سال وزیر اعظم رہے۔ (۱۷؍اپریل ۱۹۵۳ء تا ۱۲؍اگست ۱۹۵۵ء)

۴......چوہدری محمد علی: ایک سال وزیر اعظم رہے۔ (۱۲؍اگست ۱۹۵۵ء تا ۱۲؍ستمبر ۱۹۵۶ء)

۵......حسین شہید سہروردی: ایک سال وزیر اعظم رہے۔ (۱۲؍ستمبر ۱۹۵۶ء تا ۱۷؍اکتوبر ۱۹۵۷ء)

۶......اسماعیل ابراہیم چندریگر: دو ماہ کے بعد ہٹا دیئے گئے۔ (۱۷؍اکتوبر ۱۹۵۷ء تا ۱۶؍دسمبر ۱۹۵۷ء)

۷......فیروز خان نون: دس ماہ بعد ہٹا دیئے گئے۔ (۱۶؍دسمبر ۱۹۵۷ء تا ۷؍اکتوبر ۱۹۵۸ء)

۸......نور الامین: تیرہ دن فیضیاب ہوئے۔ (۷؍دسمبر ۱۹۷۱ء تا ۲۰؍دسمبر ۱۹۷۱ء)

۹......جناب ذوالفقار علی بھٹو: تین سال سات ماہ۔ (۱۴؍اگست ۱۹۷۳ء تا ۵؍جولائی ۱۹۷۷ء)

۱۰......جناب محمد خان جونیجو: اڑھائی سال۔ (۲۴؍مارچ ۱۹۸۵ء تا ۲۹؍مئی ۱۹۸۸ء)

۱۱......محترمہ بے نظیر بھٹو: ڈیڑھ سال۔ (۲؍دسمبر ۱۹۸۸ء تا ۶؍اگست ۱۹۹۰ء)

۱۲......جناب محمد نواز شریف: اڑھائی سال۔ (۶؍نومبر ۱۹۹۰ء تا ۱۸؍اپریل ۱۹۹۳ء)

۱۳......جناب محمد نواز شریف: دو ماہ کے لئے دوبارہ بحالی۔ (۲۶؍مئی ۱۹۹۳ء تا ۱۸؍جولائی ۱۹۹۳ء)

۱۴......محترمہ بے نظیر بھٹو: اڑھائی سال۔ (۱۹؍اکتوبر ۱۹۹۳ء تا ۵؍نومبر ۱۹۹۶ء)

۱۵......محترم محمد نواز شریف: اڑھائی سال۔ (۱۷؍فروری ۱۹۹۷ء تا ۱۲؍اکتوبر ۱۹۹۹ء)

۱۶......جناب میر ظفر اللہ خان جمالی: پونے دو سال۔ (۲۱؍نومبر ۲۰۰۲ء تا ۲۶؍جون ۲۰۰۴ء)

۱۷......چوہدری شجاعت حسین: دو ماہ۔ (۳۰؍جون ۲۰۰۴ء تا ۲۰؍اگست ۲۰۰۴ء)

۱۸......جناب شوکت عزیز: تین سال۔ (۲۰؍اگست ۲۰۰۴ء تا ۱۶؍نومبر ۲۰۰۷ء)

۱۹...... جناب یوسف رضا گیلانی: چار سال۔ (۲۰رمارچ ۲۰۰۸ء تا ۱۹رجون ۲۰۱۲ء)

۲۰...... جناب راجہ پرویز اشرف: آٹھ ماہ۔ (۲۰رجون ۲۰۱۲ء تا ۲۵رمارچ ۲۰۱۳ء)

۲۱...... جناب نواز شریف: چار سال۔ (۵رجون ۲۰۱۳ء تا ۲۸رجولائی ۲۰۱۷ء)

درمیان سے کچھ نام رہ گئے جیسے معین قریشی وغیرہ۔ غرض ستر سال کے عرصہ میں چھ نگران وزیراعظم اور ستر ہ باقاعدہ وزیراعظم کل سوئلین وزراء اعظم ۲۳ بنتے ہیں۔ اوپر کی تمام مدت کو جمع کریں اور ستر سال سے نفی کریں تو بقایا تمام مدت چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹرز حضرات کی ہے۔ حالات کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ پاکستان کی تاریخ میں کوئی ایک وزیراعظم بھی اپنی آئینی مدت پوری نہیں کرپایا کہ پہلے لٹکادیئے یا ہٹادیئے گئے۔ رہی مارشل لاء قیادت انہوں نے اتنی طویل عرصہ تک حکمرانی کی کہ آج تک ان کے ریکارڈ کو کوئی نہیں توڑ سکا۔ بعض مارشل لائی ڈکٹیٹر، آئین شکن قائدین، گرامی ذی وقار حضرات قدرت کے ہاتھوں بھسم تو ہوئے لیکن اپنے ارادہ سے وہ اقتدار سے دستبردار نہ ہوئے۔ نہ انہیں کوئی ہٹاسکا، نہ لٹکا سکا۔ کیا تمام سوئلین وزراء اعظم کرپٹ، جھوٹے اور بددیانت تھے؟ اور تمام ڈکٹیٹر آئین شکن، محض اپنی قوت سے غاصبانہ اقدام کرکے اقتدار پر قبضہ کرنے والے سب کوثر وتسنیم سے دھلے اور ارض مقدس کی تربت سے ڈھلے ہوئے انسان تھے؟ جن معزز جج حضرات نے ان کے غاصبانہ اقتدار کو عدالتی سند جواز مہیا فرمانے کا مقدس فریضہ انجام دیا وہ سب سچے، کھرے، امین وصادق تھے؟ یہ ہے ہماری ستر سالہ تاریخی اقتدار کا خلاصہ۔ ہمارا قومی المیہ ہے کہ ستر سال گزرنے کے باوجود ہم اس مخمصہ سے ابھی نہیں نکل سکے اور نہ دور دور تک اس سے نکلنے کے کوئی آثار یا درودیوار نظر آتے ہیں۔ رہے کوچہ وبازار، یا محل ومحلات ان کا کوئی تصور بھی نہیں ہے۔ چلئے چھوڑیئے! کل کی بات ہے ہمارے ایک بزرگ رہنما، ادیب وخطیب حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری مرحوم تھے وہ موزوں الفاظ وجملے لانے کے فن میں اپنے دور میں یکتا تھے۔ فرماتے تھے:

’’ہم نے کئی صدر دیکھے۔ دربدر دیکھے۔ ملک بدر دیکھے۔ ہم نے کئی وزیر دیکھے۔ فقیر دیکھے۔ اسیر دیکھے۔ کل جو وزیراعظم تھا اگلے روز اسے اسیر اعظم دیکھا۔ جو مضبوط کرسی کے مدعی تھے وہ مضبوط رسی کے حقدار ٹھہرے۔ بقاء صرف اللہ رب العزت کی ذات کو ہے اور باقی سب فنا کی گھاٹ اتر کر رہیں گے۔ مقدروالے وہ لوگ جو نیک نامی کما کر گئے۔ ورنہ ذلتوں اور حسرتوں کو سمیٹنا تو اقتدار والوں کا مقدر ہوتا ہی ہے۔‘‘

جناب میاں محمد نواز شریف کے متعلق جو فیصلہ آیا ہے اس پر مثبت ومنفی تبصرے ہورہے ہیں۔ بعض اس فیصلہ سے کرپشن سے پاک ملک اور بعض نیا پاکستان بنتا دیکھ رہے ہیں اور بعض اسے تمیز الدین، نصرت بھٹو کیس سے تعبیر کررہے ہیں۔ بہرحال یہ طے ہے کہ اس فیصلہ میں دور دور تک نواز شریف صاحب پر کرپشن کا الزام ثابت ہوتا نظر نہیں آرہا۔ کرپشن کے لئے نیب کی ڈیوٹی لگی ہے کہ وہ چھ ہفتوں میں کیس بنائے اور چھ ماہ میں عدالتیں اس کا فیصلہ دیں اور اس امر کی نگرانی سپریم کورٹ کے عالی مقام محترم جسٹس صاحب کریں گے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ کرپشن کے کیس اور ان کے فیصلہ آنے تک معاملہ کو چلنے دیا جاتا تو کیا حرج تھا؟ بہرحال مثبت ومنفی آراء آرہی ہیں۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ نئے وزیراعظم شاہد خاقان عباسی نے بڑی برتری سے کامیابی حاصل کی اور حلف اٹھالیا۔ آج (۴راگست) کو کابینہ کی تشکیل کا بھی مرحلہ مکمل ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کی حفاظت فرمائیں۔ آمین!

محترم جناب میاں محمد نواز شریف کی بیک بینی ودوگوش نااہلی پر بھی رواں تبصرے ہورہے ہیں۔ بعض حضرات اسے سی پیک منصوبہ کی سزا سے تعبیر کررہے ہیں۔ پرویز مشرف جیسے پارسا اور نیک طینت وپاک سرشت مرد آئین کا کہنا ہے کہ نواز شریف کی برطرفی سے انڈیا کو تکلیف ہوئی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نواز شریف مطلق العنان ہوگئے تھے۔ ماوراء عدالت قتل، جعلی پولیس مقابلے ان کے دور میں ہوئے۔ کسی چور، اچکے، ڈاکو، شراب خور، بھتہ باز، سٹے باز اور کمینہ کو فورتھ شیڈول میں نہیں جکڑا گیا۔ صرف مذہبی لوگوں کو نشانہ بنایا گیا۔ اس میں بہت ساروں کے متعلق حلفیہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ بے گناہ تھے۔ دیگ کے چاول کے طور پر نمونہ کے لئے مولانا قاری محمد طیب بورے والا، مولانا ظفر احمد قاسم دونوں ضلع وہاڑی کے نامور علماء ہیں۔ صرف اور صرف تعلیم سے وابستہ ہیں۔ دونوں بڑے بڑے جامعات کے بانی ہیں۔ ساری زندگی وہ ضلعی انتظامیہ کے ہاں نہ صرف گڈبک میں رہے بلکہ ضلعی امن کمیٹی کے ممبر رہے اور اب بھی ہیں۔ ایک جلسہ کے اشتہار میں نام تھا۔ وہ حضرات اس جلسہ میں شریک بھی نہیں ہوئے۔ کسی عقلمند نے وہاں قابل اعتراض نعرہ لگادیا تو ڈی پی او صاحب نے تمام اختیارات سمیت یہ ایکشن لیا کہ اشتہار میں جن جن کا نام تھا غلط یا صحیح، حاضر وغیر حاضر سب پر کیس بنادیا گیا اور یہ کہ ان حضرات کو فورتھ شیڈول میں بھی ڈال دیا گیا۔ محض اس لئے یہ ہوا کہ ڈی پی او صاحب صوبائی مقتدر شریفوں کے منظور نظر تھے۔ وہ ضلع کے مالک الملک بنادیئے گئے۔ ان کی زبان اقدس سے نکلنے والا ہر لفظ قانون اور ان کا فرمایا ہوا وحی کا درجہ قرار پایا۔ ہزاروں لوگوں کو فورتھ شیڈول میں ڈالا گیا تو ان کی بچیوں، بیٹیوں کا نام، پتے، فون تک پولیس ورکروں نے حاصل کئے۔ محترمہ مریم نواز کسی کی بیٹی ہیں، محترمہ کلثوم نواز کسی کی ماں اور بہن ہیں تو ان بچیوں، بیٹیوں کے متعلق کیا گمان ہے کہ وہ سوکھے تنکے کی طرح بے قدر

تھیں۔ وہ کسی کی بہن، ماں نہ تھیں؟ اگر تھیں تو یہ جو ظلم ہوا اس کی ذمہ داری کس پر ہے؟

بعض حضرات میاں صاحب کی برطرفی کو ممتاز قادری کے کیس کے مکافاتِ عمل سے تعبیر کر رہے ہیں۔ بعض حضرات نواز شریف کی بے جا ضد اور غیر معمولی خودداری یا تکبر و رعونت کا صلہ قرار دے رہے ہیں۔ ان تمام باتوں میں بہرحال یہ تو طے ہے کہ محترم میاں صاحب پاکستان کی بانی جماعت مسلم لیگ کے سربراہ اور پاکستان ایسے اسلامی ملک کے مقتدرِ اعلیٰ ہونے کے باوجود آنجناب نے بعض ایسے اقدامات کئے جو کسی بھی مسلمان سے متوقع نہ تھے۔ اقتدار سے ہٹنے کے ظاہری عوامل کے ساتھ ساتھ اگر باطنی عوامل پر بھی غور کر لیا جائے تو کیا حرج ہے۔ مثلاً:

۱......پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر معرضِ وجود میں آیا۔ بانی پاکستان دو قومی نظریہ کے منادو داعی تھے۔ مگر میاں صاحب نے پاکستان کو لبرل ملک بنانے کا دعویٰ کر کے اسلام کے جوا کو پاکستان کی گردن سے نکال پھینکنے کا مژدہ سنایا۔

۲......آپ نے حرم نبوی ﷺ میں وعدہ کے علی الرغم سود کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا۔ اپیل دائر کی۔ گزشتہ پچیس سال سے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کو غیر مؤثر کر کے سود کے مسئلہ پر خدا تعالیٰ سے جنگ کی۔

۳......قومی اسمبلی کی منظور کردہ جمعہ کی چھٹی کو اتوار کی چھٹی سے بدل کر پاکستان کے اسلامی تشخص کو دھندلا بلکہ کالا اور سیاہ کالا کیا۔

۴......رحمت عالم ﷺ کے باغی گروہ قادیانیوں کو اپنا بھائی قرار دیا۔ جس پر کسی دل دکھے نے رو رو کر کہا کہ اگر قادیانی، نواز شریف کے بھائی ہیں تو مرزا قادیانی، نواز شریف کا کیا لگتا تھا؟

۵......نظریہ پاکستان کے خالق علامہ اقبال نے جواہر لال نہرو کے نام ایک خط میں قادیانیوں کو ملک و اسلام کا غدار قرار دیا۔ قادیانیوں کے نفسِ ناطقہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے پاکستان کو لعنتی ملک کہا اور نواز شریف نے علامہ اقبال کے فرمودہ اور حب الوطنی کو خیرباد کہتے ہوئے عبدالسلام قادیانی کے نام پر ایک سائنس کے ادارہ کا نام رکھا۔

۶......چھوٹے میاں صاحب نے چن چن کر قادیانیوں کو اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا۔ (جیسے خدا بخش تھوکہ قادیانی، طاہر الحسن قادیانی وغیرہ)

۷......جناب میاں صاحبان کے عہد اقتدار میں دوالمیال کے مسلمانوں کو قادیانیوں کے سامنے جھکانے کے لئے مسلمانوں کی ضمانتیں نہ ہونے دیں۔ جج کا دور دراز تبادلہ کیا۔ اسامی کو خالی رکھا تاکہ مسلمان ضمانتیں نہ کرا سکیں۔ گویا مسلمانوں کے ہاتھ پاؤں باندھ کر قادیانی فتنہ کے جنم لینے سے بھی پہلے بننے والی مسجد کو تحالی میں رکھ کر قادیانیوں کو دینے کی راہیں ہموار کی گئیں۔

ان سات مثالوں سے سمجھا جا سکتا ہے کہ "ستے خیراں" نواز شریف کے اب حصہ میں آئی ہیں تو ان کے یہ باطنی عوامل بھی لائق توجہ ہیں۔ دینی قوتوں کے لئے مشکل یہ ہے کہ کیا وہ عمران خان کی تائید کریں یا زرداری صاحب کی؟ دونوں حضرات ایک دوسرے سے آگے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام مذکورہ زیادتیوں کے باوجود دینی قوتوں نے جناب نواز شریف کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اب بھی سر دست ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ کوئی کلام نہیں کہ محترم نواز شریف نے ملک کو ترقی کی راہ پر ڈالا۔ لوڈشیڈنگ پر قابو پانے کے مؤثر ذرائع اختیار کئے۔ بدامنی، دہشت گردی، انتہا پسندی، فرقہ پرستی کے ملعون جن کو بوتل میں بند کیا۔ اس میں بھی کوئی دو رائے نہیں کہ دینی اور تاجر برادری کے ووٹ نواز شریف کو ملے۔ مگر آنجناب نے بدلے میں وہ ہولڈنگ ٹیکس سے تاجروں کے احسان کا بدلا چکایا اور مذکورہ بالا اقدامات سے دینی قوتوں کو احسان کا مزہ چکھایا۔

محترم میاں نواز شریف! وہ کمینہ شخص ہوتا ہے جو کسی کو مشکل میں پھنسا دیکھ کر خوشیاں منائے جو ایسا کر رہے ہیں غلط کر رہے ہیں۔ لیکن آپ بھی اپنی اداؤں پر غور کریں گے تو یقین فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ کو انابت بخشنے والا اور غفور الرحیم پائیں گے۔ وہی رحیم و کریم ذات ہمارے ملک پر رحم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ سے بے وفائی کسی بھی مسلمان کے لئے قطعاً مفید نہیں۔

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات

تندیٔ باد مخالف کے باوصف دین حق کا چراغ جلتا رہتا ہے
وزارتوں کے مقدر پہ ناچنے والو! وزارتوں کا مقدر بدلتا رہتا ہے

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

حج کا طریقہ

احکام و مسائل

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

پہلا دن (۸رذوالحجہ):

جن لوگوں نے حج افراد یا قران کا احرام باندھا ہو، وہ پہلے ہی سے حالت احرام میں ہوں گے، جو لوگ ’’تمتع‘‘ کا ارادہ رکھتے ہوں، اُن کو ۸رذوالحجہ کو احرام باندھ لینا ہے، احرام مکہ ہی سے باندھ لیں — جو لوگ سعی پہلے کرنا چاہتے ہوں، وہ ۸رذوالحجہ کو طواف اور سعی کرلیں اور طواف میں رمل اور اضطباع کریں، اب طوافِ زیارت کے ساتھ ’’سعی‘‘ کی ضرورت نہیں رہے گی ’’حج قران‘‘ کرنے والوں کے لئے افضل طریقہ یہی ہے کہ حج سے پہلے ہی سعی کرلیں، افراد اور تمتع کرنے والوں کو حج کے بعد سعی کرنا افضل ہے، آج کل حج کے بعد اژدحام بہت بڑھ جاتا ہے اور حج سے پہلے نسبتاً کم ہجوم ہوتا ہے، اس لئے خواتین اور ضعیف و بیمار لوگ شریعت کی اس آسانی سے فائدہ اُٹھائیں تو کوئی حرج نہیں، احرام کے بعد اب تین کام کرنے ہیں:

(۱) نماز ظہر سے پہلے منیٰ پہنچنا۔

(۲) ۸رذوالحجہ کو ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹رذوالحجہ کی فجر کی نمازیں منیٰ میں ادا کرنا — جو لوگ منیٰ کو نکلنے سے کم از کم پندرہ دنوں پہلے مکہ مکرمہ آگئے تھے، وہ منیٰ عرفات وغیرہ میں ظہر، عصر اور عشاء چار رکعت ادا کریں گے اور جو لوگ اتنے دنوں پہلے نہیں آسکے تھے وہ دو رکعت؛ البتہ اگر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو چار رکعت پوری کریں گے۔ (منحۃ الخالق علی البحر: ۳۴۲/۲)۔ (۳) ۸رذوالحجہ کا دن گزار کر جو شب آئے، وہ منیٰ میں گزارنا۔

منیٰ میں قیام کے درمیان تلبیہ، ذکر، استغفار، تلاوتِ قرآن اور دُعا کی کثرت کرنی چاہئے اور زیادہ مشقت نہ ہو تو مسجد خیف میں نماز ادا کرنے کی سعی کرنی چاہئے، منیٰ میں تین رات یعنی (۸، ۹، ۱۰ ذوالحجہ) اور (۱۱، ۱۲رذوالحجہ) کی درمیانی شب میں قیام کرنا مسنون ہے؛ لیکن اگر کسی عذر کی وجہ سے منیٰ میں قیام نہیں کرسکے، مثلاً منیٰ کی جگہ تنگ پڑ جائے اور حدودِ منیٰ سے باہر قیام کی جگہ ملے تو کوئی کراہت نہیں؛ کیوں کہ عذر کی بناء پر منیٰ میں قیام کو ترک کیا جاسکتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں اور زمزم کے کنویں سے پانی پلانے والوں کو اجازت دی تھی کہ وہ منیٰ میں قیام نہ کریں، بلا عذر منیٰ کے قیام کو ترک کردینا البتہ مکروہ ہے۔

دُوسرا دِن (۹رذوالحجہ):

یہ حج کا اصل دِن ہے، آج دن میں تین کام کرنے کے ہیں:

(۱) آفتاب نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کے لئے نکلنا۔ (۲) زوال کے بعد سے غروبِ آفتاب تک عرفات میں ٹھہرنا۔ (۳) اگر مسجد نمرہ میں جماعت سے نماز ادا کرنے کا موقع ملے تو ظہر و عصر کو ایک ساتھ ادا کرنا۔

وقوفِ عرفہ کے ضروری مسائل:

اس دن کے لئے خاص خاص ہدایات و مسائل یہ ہیں:

منیٰ سے عرفات آتے ہوئے تلبیہ اور ذکر کی کثرت رکھے، میدانِ عرفات جہاں سے شروع ہوتا ہے، آج کل بہت بڑے بورڈوں پر اس کی صراحت موجود ہے، اس کے اندر ہی وقوف کرنا چاہئے، ۹رذوالحجہ کو زوال سے ۱۰رذوالحجہ کی طلوعِ صبح سے پہلے تک ایک لمحہ کے لئے بھی عرفات میں قیام یا گزر ہوگیا تو وقوفِ عرفہ کا فرض ادا ہوجائے گا، بہتر ہے کہ زوال ہی سے عرفہ میں رہے اور غروبِ آفتاب کے بعد ہی عرفہ سے نکلے، غروب سے پہلے نکلنا دُرست نہیں، میدانِ عرفات میں یوں تو کہیں بھی قیام کرسکتا ہے؛ مگر ’’جبلِ رحمت‘‘ کے قریب وقوف کرنا افضل ہے؛ بشرطیکہ سہولت ہو، خود مشقت اُٹھاکر یا دُوسروں کو مشقت میں ڈال کر اس کی کوشش نہیں کرنی چاہئے، میدانِ عرفات سے متصل ’’بطنِ عرنہ‘‘ ہے، اس میں وقوف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اس لئے یہاں وقوف نہ کرنا چاہئے، آج کل بورڈ پر نمایاں تحریروں کے ذریعہ اس مقام کو مشخص کردیا گیا ہے، بہتر ہے کہ وقوفِ عرفہ میں اپنی استطاعت کے بقدر دھوپ میں کھڑا ہوکر وقت گزارے، ویسے سایہ میں اور بیٹھ کر وقوف کرنے میں بھی قباحت نہیں، یہ دن دُعاؤں کے اہتمام اور اُن کی قبولیت کا ہے؛ اس لئے اللہ کے سامنے خوب گڑگڑائے، روئے، رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کرے، اپنی آخرت کے لئے، دُنیا کے لئے، دُوسرے اعزہ، رشتہ داروں اور اہلِ حقوق کے لئے، مسلمانانِ عالم اور عالمِ اسلام کے لئے خوب خوب دُعائیں کرے، موقع میسر ہو تو زوال سے پہلے غسل کرنا بھی بہتر ہے کہ اس سے طبیعت میں نشاط پیدا ہوتا ہے؛ بشرطیکہ اتنا پانی موجود ہو کہ آپ کے غسل کرنے کی وجہ سے دُوسروں کو مشقت نہ ہو، عورتیں اگر حیض کی حالت میں ہیں تو بھی غسل کرلیں؛ البتہ یہ نظافت اور صفائی ستھرائی کے لئے

ہے،اس غسل سے وہ پاک نہیں ہوجائیں گی، مسجد نمرہ میں نماز اَدا کرنے کی کوشش کی جائے؛ بشرطیکہ اس کی وجہ سے اتنی مشقت نہ ہوجائے کہ اس کے بعد ذِکر اور دُعا کرنے سے محروم ہوجائے، عرفات میں ظہر وعصر کی نماز جمع کرکے اَدا کی جائے گی؛ بشرطیکہ جماعت کے ساتھ پڑھ رہا ہو، اگر جماعت میں شریک نہ ہوسکے، اپنے خیموں میں اَدا کرے تو حنفیہ کے نزدیک دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر اَدا کی جائیں گی، وقوفِ عرفہ میں عورتوں کا مردوں کے ساتھ کھڑے ہوکر نماز پڑھنا یا دُعائیں کرنا مکروہ ہے اور اُن کے لئے اپنے خیموں میں ہی قیام بہتر ہے، عرفات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دُعائیں منقول ہیں:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ." (ترمذی:۳۵۸۵، باب دعاء یوم عرفۃ، کتاب الدعوات)

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، نہ اس کا کوئی شریک ہے، اسی کے لئے ملک بھی ہے اور تمام تعریفیں بھی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یومِ عرفہ کی بہترین دُعا قرار دیا ہے:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ." (تلخیص الحبیر:۲/۲۵۴، حصن حصین:۱۸۳)

ترجمہ: "اے اللہ! میرے دِل، کان اور آنکھ کو نور سے معمور فرمادے، خداوندا! میرا شرحِ صدر فرمادے، میرے لئے میرے معاملہ کو آسان فرما، میں دِل کے وسوسوں، کاموں کی پراگندگی اور قبر کی آزمائش سے آپ کی پناہ کا خواست گار ہوں، اِلٰہی! میں دن میں آنے والے شر، ہوا کے ساتھ چلنے والے شر اور زمانہ کی بلاکتوں کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔"

عرفات کی شام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہ کثرت یہ دُعا کرنا منقول ہے:

"اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَآبِيْ وَلَكَ رَبِّيْ تُرَاثِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ." (غنیۃ الناسک:۳۸۱)

ترجمہ: "اے اللہ! آپ کے لئے وہ سب تعریفیں ہیں، جو خود آپ نے فرمائی ہیں، اس سے بہتر جو ہم کہہ سکیں، خداوندا! میری نماز، حج و قربانی، زندگی اور موت آپ ہی کے لئے ہے، آپ ہی میری پناہ گاہ ہیں اور آپ ہی کے لئے مرے بعد باقی رہ جانے والے ہیں، اِلٰہی! میں عذابِ قبر، وسوسہ قلب اور معاملات کی پراگندگی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔"

یہ چند دُعائیں تو خصوصیت سے اس موقع کے لئے منقول ہیں، ان کے علاوہ پورے دن اپنی ضروریات و حالات کے مطابق دُعا کرتے رہیں، عربی الفاظ یاد نہ ہوسکیں یا نہ پڑھ پائیں تو اُردو ترجمہ پڑھ لینا یا زبانی اس کا خلاصہ خدا کے حضور پیش کردینا کافی ہے۔

۹ رذوالحجہ کا دن گزار کر شب کے اعمال:

۹ رذوالحجہ کو آفتاب غروب ہونے کے بعد چار کام کرنے ہیں:

(۱) آفتاب ڈوبنے کے بعد عرفات سے مزدلفہ کے لئے نکلنا۔ (۲) پوری شب بلکہ ۱۰ رذوالحجہ کو طلوعِ آفتاب سے کچھ پہلے تک کے اوقات کا مزدلفہ میں گزارنا۔ (۳) مزدلفہ میں آکر ہی مغرب وعشاء کی نماز اَدا کرنا اور عشاء کے وقت مغرب وعشاء کو جمع کرنا۔ (۴) مزدلفہ میں تینوں دنوں کی رمی کے لئے ۴۹ عدد کنکریاں چن لینا۔

وقوفِ مزدلفہ کے ضروری مسائل:

بہتر ہے کہ نہ آفتاب ڈوبنے سے پہلے عرفات سے چلے، نہ آفتاب ڈوبنے کے بعد عرفات سے نکلنے میں تاخیر کرے، مزدلفہ میں "جبلِ قزح" کے قریب ٹھہرنا مستحب ہے، مزدلفہ کے راستہ میں نماز اَدا نہ کرے، مزدلفہ پہنچے کے بعد عشاء کے وقت میں مغرب وعشاء کو اس طرح جمع کرے کہ دونوں کے لئے ایک ہی اذان دے، ایک ہی اقامت کہے اور دونوں نمازوں کے درمیان کوئی سنت یا نفل بھی نہ پڑھے، مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو جمع کرنے کے لئے جماعت شرط نہیں ہے، اِنفراداً نماز پڑھے، تب بھی دونوں نمازیں جمع کرکے پڑھی جائیں گی، اگر مزدلفہ پہنچنے میں اتنی دیر لگ جائے کہ فجر کا وقت شروع ہوجانے کا اندیشہ ہو تو راستہ میں ہی مغرب وعشاء اَدا کرلی جائے، اس رات جاگنا، ذِکر کرنا، تلاوت، تلبیہ، دُعا اور نوافل کا اہتمام کرنا مسنون ہے، حنفیہ کے نزدیک وقوفِ مزدلفہ کا اصل وقت صبح صادق سے سورج نکلنے تک ہے، ان اوقات میں ایک لمحہ کے لئے بھی مزدلفہ میں وقوف کرلیا یا مزدلفہ کے علاقہ سے گزر گیا تو "وقوفِ مزدلفہ" کا وجوب اَدا ہوجاتا ہے، ۱۰ رذوالحجہ کو اوّل وقت میں نمازِ فجر اَدا کرنے کے بعد ہاتھ اُٹھاکر دُعا کرنی چاہئے اور آفتاب نکلنے سے پہلے تک یہ سلسلہ قائم رکھنا چاہئے۔ آج کل بعض لوگ جلدی کرتے ہیں، بغیر کسی عذر کے نصف شب کو یا فجر سے

پہلے ہی نکل جاتے ہیں، بعض حضرات نماز فجر قبل از وقت ادا کر کے نکل جاتے ہیں، ان صورتوں میں حنفیہ کے نزدیک "وقوف مزدلفہ" کا "واجب" ادا نہیں ہوتا اور "دم" واجب ہوتا ہے؛ البتہ عورتوں، مریضوں، معذوروں، بہت ضعیف لوگوں اور ان سبھوں کے ساتھ ان کی مدد کرنے والوں کے لئے گنجائش ہے کہ وہ نصف شب کے بعد مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہو جائیں۔ (ردالمحتار: ۳/۵۲۹) چناں چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت سودا رضی اللہ عنہا کو نصف شب کے بعد مزدلفہ سے نکلنے کی اجازت دے دی تھی۔ (بخاری: ۱۵۹۶) اسی طرح حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو مکہ میں پانی پلانے کے نظم کے لئے اس کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ (بخاری: ۱۵۹۴۷) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کا عمل منقول ہے۔

تیسرا دن (۱۰ ذوالحجہ):

۱۰ ذوالحجہ کو آپ کو چھ کام کرنے ہیں:

(۱) صبح طلوع ہونے سے اچھی طرح روشنی پھیل جانے تک مزدلفہ میں ٹھہرنا اور دعا میں مشغول رہنا۔ (۲) طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہو جانا — دو رکعت کے بقدر طلوع آفتاب سے پہلے نکل جائے۔ (فتح القدیر: ۲/۴۸۴) (۳) منیٰ میں آخری جمرہ (جس کو بڑا شیطان کہتے ہیں) پر سات کنکریاں مارنا۔ (۴) کنکری مارنے کے بعد قربانی کرنا۔ (۵) قربانی کرنے کے بعد بال منڈانا۔ (۶) مکہ جا کر طواف زیارت کرنا۔

رمی جمرات کے ضروری احکام:

کنکری چنے کے دانے یا کھجور کی گٹھلی کے برابر ہونی چاہئے، بڑے ڈھیلے پھینکے جائیں تو اگرچہ رمی ہو جاتی ہے؛ لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے (بحر: ۲/۳۴۳)۔ کنکری مٹی، پتھر وغیرہ کی ہو یعنی زمین کی جنس سے ہو، (عنایہ مع الفتح: ۲/۴۸۹) جوتے چپل کا پھینکنا کافی نہیں اور چوں کہ اس سے دوسروں کو اذیت پہنچ سکتی ہے؛ اس لئے ایسا کرنا مکروہ ہے، آج کل جمرہ کے چاروں طرف حصار بنا ہوا ہے، کنکری اس حصار کے اندر گرنی چاہئے، اگر اس سے پہلے ہی گر جائے یا کسی آدمی کو لگ جائے یا ستون کو لگ کر حصار کے باہر واپس آ جائے تو کافی نہیں ہوگا، کنکری مارنے والے اور کنکری مارنے کی جگہ کے درمیان بہتر ہے کہ پانچ ہاتھ کا فاصلہ ہو (بحر: ۲/۳۴۳) کنکری اگر احاطہ کے اندر صرف ڈال دی جائے تو رمی نہ ہوگی، پھینکنے کی کیفیت پائی جانی ضروری ہے۔ (بحر: ۲/۳۴۳) رمی کے لئے کنکری کو کسی خاص طرح پکڑنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں ہے، ہجوم میں یہ طریقہ آسان ہے کہ انگوٹھے اور انگشت شہادت سے پکڑ کر پھینکے، اسی پر عمل کرنا چاہئے۔ (فتح القدیر: ۲/۴۸۷) مسنون ہے کہ رمی سیدھے ہاتھ سے کی جائے۔ (فتح القدیر: ۲/۴۸۷) ہر کنکری پھینکتے ہوئے "اللہ اکبر" کہنا چاہئے کہ مختلف صحابہؓ سے اس موقع پر یہی کہنا منقول ہے۔ (ہدایہ مع الفتح: ۲/۴۸۶) ہاں! اگر "اللہ اکبر" کی جگہ "سبحان اللہ" یا "لا الٰہ الا اللہ" بھی پڑھ دے تو کافی ہے۔ (فتح القدیر: ۲/۴۸۶) جوں ہی رمی شروع کرے، اب تک جو تلبیہ پڑھتا آیا تھا، وہ بند کر دے، ۱۰ ذوالحجہ کو رمی کے بعد وہاں ٹھہر کر دعا نہ کرنی چاہئے؛ کیوں کہ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں پر دعا کرنا ثابت نہیں ہے، ۱۰ ذوالحجہ کو صرف اسی آخری جمرہ کی رمی ہے، باقی اور جمرات کی رمی نہیں ہے۔

رمی جمرات کے اوقات:

آج کل رمی میں بہت اژدحام ہو جاتا ہے، جانیں بھی جاتی ہیں؛ کیوں کہ لوگ ایک ہی وقت میں اُمڈ آتے ہیں؛ اس لئے مناسب ہے کہ حجاج ۱۰ ذوالحجہ کی رمی کی بابت اوقات اپنے ذہن میں رکھیں اور ایسے وقت کا انتخاب کریں جب اژدحام کم ہو۔

رمی جمرات کے وقت کی تفصیل یہ ہے:

فجر کا وقت شروع ہونے سے طلوع آفتاب تک رمی کراہت کے ساتھ جائز ہے، طلوع آفتاب تا زوال آفتاب (۱۰ ذوالحجہ) رمی کا مسنون وقت ہے، بعد زوال تا غروب آفتاب بلا کراہت جائز ہے، غروب آفتاب تا طلوع صبح (۱۱ ذوالحجہ) کراہت کے ساتھ جائز ہے، طلوع صبح سے آفتاب نکلنے تک اور آفتاب ڈوبنے کے بعد دوسرے دن کی فجر تک رمی کرنے میں بھی اس وقت کراہت ہے جب کہ کوئی عذر نہ ہو۔ (فتح القدیر: ۲/۵۰۱) آج کل جو اژدحام ہوتا ہے وہ خود ایک عذر ہے، لہٰذا اس کی وجہ سے ان اوقات میں رمی کرنی مکروہ نہیں ہے، عورتوں کے حق میں فقہاء نے اژدحام کے عذر ہونے کا صراحتاً ذکر کیا ہے۔ (فتح القدیر: ۲/۴۸۳) لہٰذا ۱۰ ذوالحجہ کو طلوع صبح سے ۱۱ ذوالحجہ کی طلوع صبح تک کسی بھی وقت رمی کر لینی چاہئے، اگر ۱۰ ذوالحجہ کی رمی ۱۱ ذوالحجہ کی صبح ہونے تک بھی نہ کر پایا تو اب گیارہ کو آخری جمرہ پر ۱۰ ذوالحجہ کی سات کنکریاں بھی مارے اور تاخیر کی وجہ سے دم بھی دے، یعنی ایک بکری کی قربانی دے (ہدایہ مع الفتح: ۲/۵۰۰) جو لوگ ۱۰ ذوالحجہ کو طلوع آفتاب سے زوال تک اژدحام کی وجہ سے رمی نہ کر سکیں اور زوال کے بعد یا غروب آفتاب کے بعد رمی کرنے پر قادر ہوں، اس کے لئے کسی کو نائب بنا کر رمی کرنا جائز نہیں، وہ ۱۱ ذوالحجہ کی صبح سے پہلے تک خود رمی کریں، اگر کوئی شخص خود رمی کرنے سے عاجز ہو، جیسے بہت بیمار، معذور یا سن رسیدہ وضعیف ہو یا کسی وجہ سے رمی کرنا اس کے لئے سخت دشوار ہو تو ایسے شخص کی طرف سے نیابتاً دوسرا آدمی رمی کر سکتا ہے: سواء رمى بنفسه او لغيره عند عجزه عن الرمي بنفسه۔ (بدائع الصنائع: ۲/۱۳۷)

رمی سے عاجز ہونے کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ ہاتھ سے کنکری پھینکنے کی بھی طاقت نہیں ہو، دُوسری یہ کہ کنکری پھینک سکتا ہو؛ لیکن جمرات تک پیدل نہ جاسکتا ہو اور سواری میسر نہ ہو۔ (المدونۃ الکبریٰ: ۱/۳۲۶) آج کل صورتِ حال یہی ہے، اژدحام کی وجہ سے سواری یا وہیل چیئر کو جمرات تک لے جانے کی ممانعت ہے اور خیموں سے جمرات کا فاصلہ بھی بہت زیادہ ہے، اس لئے جو لوگ واقعی اتنا نہیں چل سکتے، وہ دُوسرے کو نائب بناسکتے ہیں؛ لیکن صرف سستی اور آسانی کے لئے ایسا کرنا دُرست نہیں۔

قربانی کے ضروری احکام:

حج قِران اور حج تمتع کرنے والوں پر قربانی واجب ہے اور حج افراد کرنے والوں کے لئے مستحب ہے، قربانی بکرے یا دُنبہ کی بھی کی جاسکتی ہے اور گائے، اُونٹ وغیرہ میں بقرعید کی قربانی کی طرح حصہ بھی لیا جاسکتا ہے۔ (بحر: ۲/۳۵۹) حج اور دَم کی قربانی حدودِ حرم ہی میں کی جانی ضروری ہے، منیٰ میں اس کے لئے قربان گاہ بنی ہوئی ہے، مکہ مکرمہ میں مدرسہ صولتیہ میں بھی قربانی کا نظم ہے، وہاں بھی قربانی کی جاسکتی ہے، اگر کسی شخص نے حج قران یا تمتع کیا؛ لیکن اتنی اِستطاعت نہیں کہ قربانی کرسکے تو اس کو ۹رذوالحجہ تک تین روزے رکھ لینے چاہئیں، بہتر ہے کہ یہ روزے ۷، ۸، ۹ کو رکھے جائیں، تاہم شوال شروع ہونے اور احرام باندھ لینے کے بعد ۹رذوالحجہ تک کبھی بھی تین روزے رکھ لے کافی ہے، یہ تین روزے تو حج سے پہلے کے ہیں، اس کے علاوہ سات روزے ۱۳رذوالحجہ کے بعد رکھنے ہیں، چاہے حرم میں رکھ لے یا گھر واپس آنے کے بعد؛ وقت اور مقام کی کوئی قید نہیں۔ (ہدایہ مع الفتح: ۲/۵۳۰) اگر روزے نہ رکھ پایا کہ ۱۰رذوالحجہ کی تاریخ آگئی تو اب قربانی ہی ضروری ہے، روزے رکھنا کافی نہیں، حج کی یہ قربانی ۱۰ر سے ۱۲رذوالحجہ تک کی جاسکتی ہے؛ البتہ دَم والی قربانی کبھی بھی دی جاسکتی ہے، بہت سے لوگ شخصی طور پر حجاج سے پیسے لیتے ہیں اور قربانی کرانے کا وعدہ کرتے ہیں، اُن پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے اور خوب تحقیق کے بعد ہی ان کو پیسے دینے چاہئیں، بقرعید کی قربانی مسافر پر واجب نہیں ہوتی، مقیم پر واجب ہوتی ہے اور جو شخص ایک جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کی نیت کرلے، وہ مقیم شمار کیا جاتا ہے؛ لہٰذا اگر منیٰ کی روانگی سے پندرہ دنوں پہلے مکہ آگیا تھا اور وہیں مقیم تھا تو اس پر بقرعید کی قربانی بھی واجب ہوگی، خواہ وہیں دے یا اپنے ملک میں اور اگر منیٰ کی روانگی سے پہلے ۱۵ر دنوں سے کم کا قیام رہا، تو بقرعید کی قربانی واجب نہیں ہوگی؛ کیوں کہ وہ مسافر ہے۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ: ۲/۴۶۵)

بال کٹانے کے ضروری مسائل:

تمتع اور قران کرنے والوں کو قربانی کے بعد اور افراد کرنے والوں کو ۱۰رذوالحجہ کی رمی کے بعد ہی بال کٹانا بہتر ہے؛ لیکن مزید بہتر ہے کہ ۱۲رذوالحجہ کی شام تک احرام کی حالت کو قائم رکھے۔ (بحر: ۲/۳۴۶) سر کو یا تو مکمل مونڈانا چاہئے یا پورے سر سے اُنگلی کے پور کے بقدر کٹانا چاہئے، مونڈانے کی فضیلت زیادہ ہے، مونڈوانے والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار دُعا دی ہے اور بال ترشوانے والوں کو ایک بار، احناف کے یہاں سر کے ایک چوتھائی حصہ کے بال کا مونڈانا یا ترشوانا کافی ہے؛ لیکن سنت کے خلاف ہے، سنت پورے سر کے بال مونڈانا یا ترشوانا ہے، (ہدایہ مع الفتح: ۲/۴۹۰) اور اسی میں احتیاط ہے؛ کیوں کہ امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک پورے سر کا بال کٹانا واجب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اس سے کم بال مونڈانے یا کٹانے کا کوئی ثبوت موجود نہیں؛ اس لئے زینت کے جذبہ کے تحت پورا سر نہ مونڈوانا ہرگز مناسب نہیں، ایک مسلمان کو حج وعمرہ کی سعادت حاصل ہو اور وہ اپنی خواہش کی اتنی بھی قربانی نہ دے سکے، یہ افسوس ناک ہے، کسی کے سر میں بال نہ ہوں تو یوں ہی سر پر اُسترا پھیر لینا چاہئے۔ (عنایہ علی الہدایہ: ۲/۴۹۰) مستحب ہے کہ سر مونڈانے کے بعد ناخن اور مونچھ کی بھی اِصلاح کرلے۔ (بحر: ۲/۳۴۶) عورتیں اپنے چوٹی کے کنارے سے ایک اُنگلی کے بقدر بال کاٹ لیں، رمی اور قربانی کے بعد محرم اپنا بال خود بھی کاٹ سکتا ہے۔ (بحر: ۲/۳۴۶) دُوسرے محرم — جو ان افعال کو پورے کرچکے ہوں — کے بال بھی کاٹ سکتا ہے، عورتوں کو خاص طور پر یہ مسئلہ یاد رکھنا چاہئے کہ رمی وقربانی کے بعد خود بال کاٹ لیں یا شوہر یا محرم رشتہ دار سے کٹوائیں، غیر محرم لڑکے جو قینچی لئے کھڑے رہتے ہیں، ان سے بال کٹانا جائز نہیں، بال کٹانے کے بعد احرام ختم ہوجاتا ہے، اب سلے ہوئے کپڑے اور خوش بو وغیرہ کا اِستعمال جائز ہے، صرف بیوی اب بھی حرام ہے۔

طوافِ زیارت:

۱۰رذوالحجہ کا ایک اہم عمل طوافِ زیارت ہے، یہ فرض ہے، یہ طواف ۱۰رذوالحجہ کی طلوعِ صبح سے ۱۲رذوالحجہ کو غروبِ آفتاب سے پہلے تک کرسکتے ہیں؛ البتہ اگر دُشواری نہ ہو تو افضل ۱۰رذوالحجہ کو طواف کرنا ہے۔ (بحر: ۲/۳۴۷) اگر ۱۲رذوالحجہ کو غروبِ آفتاب تک بھی طواف نہ کرپایا، تو اس کے بعد بھی کرسکتا ہے؛ لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تاخیر کی وجہ سے دم واجب ہوجائے گا اور اس کا یہ فعل مکروہ بھی ہوگا۔ (ہدایہ: ۲/۴۹۷) البتہ امام ابوحنیفہؒ کے دونوں ممتاز شاگرد امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ نیز امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک تاخیر کی وجہ سے دم واجب نہیں ہوگا...... اس لئے حجاج کو چاہئے کہ ۱۲رذوالحجہ کی شام تک طواف کرلیں۔

طواف زیارت میں بھی سات طواف کرنا ہے، اگر احرام کے لباس میں ہو تو اضطباع کرے گا، یعنی دائیں مونڈھے کو کھلا رکھتے ہوئے اس کے نیچے سے چادر نکال کر بائیں مونڈھے کے اوپر رکھے گا، ابتدائی تین چکر میں رمل کرنا ہے، طواف کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنی ہے، پھر سات دفعہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنی ہے جو صفا سے شروع ہوگی اور مروہ پر ختم، حج افراد یا حج قران کرنے والے حاجی نے طواف قدوم کے ساتھ سعی کرلی تھی یا حج تمتع کرنے والے حاجی نے حج کا احرام باندھنے کے بعد کوئی نفل طواف کرکے اس کے ساتھ سعی کرلی، تو اَب طواف زیارت کے ساتھ سعی واجب نہیں اور نہ طواف میں ''رمل'' اور ''اضطباع'' کرے گا۔ (ہدایہ مع الفتح: ۲/۴۹۴) آج کل چونکہ اژدحام بہت بڑھ جاتا ہے، اس لئے حج تمتع کرنے والے حجاج ۷ یا ۸/ذوالحجہ کو احرام باندھ کر نفلی طواف کرکے اس کے ساتھ سعی کرلیں تو آسانی ہوگی، ''طواف زیارت'' رمی، قربانی یا بال کٹانے سے پہلے بھی کیا جاسکتا ہے، ان تینوں کاموں کے پورے ہونے کے بعد ہی طواف کرنا ضروری نہیں۔ (بحر: ۲/۳۴۷) طواف زیارت کا طریقہ وہی ہے، جو طواف کی دُوسری صورتوں کا ہے، طواف زیارت کے بعد شوہر کے لئے بیوی بھی حلال ہوجاتی ہے، طواف زیارت حج کا نہایت اہم رُکن ہے، اگر کوئی شخص طواف کئے بغیر گھر چلا گیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اُس وقت تک اس پر اس کی بیوی حرام رہے گی، جب تک کہ دُوبارہ حرم شریف آکر طواف نہ کرلے اور تاخیر کی وجہ سے دَم الگ واجب ہوگا، خواتین اگر دسویں تاریخ کو ماہ واری کی حالت میں تھیں اور بارہویں یا اس کے بعد بھی ماہ واری آتی رہی تو اُن کے لئے خصوصی رعایت ہے کہ جب پاک ہوں، طواف زیارت کرلیں، اگر دسویں تاریخ کو اتنا مناسب وقت مل گیا کہ اس میں دو طواف کرسکتی تھیں، مگر بلا عذر نہ کیا اور ماہ واری شروع ہوگئی یا بارہویں تاریخ کو ماہ واری بند ہوگئی اور طواف کے لئے مناسب وقت موجود تھا، مگر بلا عذر طواف نہ کیا اور بارہ تاریخ گزر گئی تو پاک ہونے کے بعد طواف بھی کرنا ہوگا اور بلا عذر تاخیر کرنے کی وجہ سے دَم بھی واجب ہوگا۔ (بحر: ۲/۳۴۸) اس سلسلہ میں مزید تفصیل کے لئے دیکھیے: ''خواتین سے متعلق احکام'' اگر کسی شخص نے طواف زیارت نہیں کیا؛ لیکن ''طواف وداع'' کرلیا تو یہی طواف زیارت بن جائے گا؛ البتہ طواف وداع نہ کرنے پر دم واجب ہوگا۔ (درّ مختار: ۲/۲۰۶)

قابل توجہ بات:

احناف کے یہاں ۱۰/ذوالحجہ کے افعال رمی، قربانی اور بال کٹانے میں واجب ہے کہ ان کو اسی ترتیب سے انجام دیا جائے، اگر ان میں سے بعد کے کام کو پہلے کرلیا جائے، مثلاً رمی سے پہلے قربانی کرلی یا قربانی سے پہلے بال کٹالیا، تو دم واجب ہوجاتا ہے؛ لیکن آج کل اژدحام اور قربان گاہ کی دُوری کی وجہ سے علمائے ہند کی رائے ہے کہ اگر مشقت ہو تو ترتیب کی رعایت ضروری نہیں ہے، جیسا کہ دُوسرے فقہاء اور حنفیہ میں امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کا مسلک ہے، ''اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا'' اور ''ادارۃ المباحث الفقہیہ'' نے علماء کے اجتماع میں بہ اتفاق رائے یہی فیصلہ کیا ہے۔ (اہم فقہی فیصلے: ۱۲۰) پھر بھی اگر ترتیب کی رعایت ہو تو بہتر ہے؛ البتہ اس پر اتفاق ہے کہ ''طواف زیارت'' میں ترتیب نہیں، وہ ان تینوں کاموں سے پہلے بھی کیا جاسکتا ہے، اس کے بعد بھی اور درمیان میں بھی؛ البتہ رمی سے پہلے اور قران و تمتع کرنے والے کے لئے قربانی سے پہلے طواف زیارت مکروہ ہے۔ (درّ مختار: ۲/۲۰۸)

چوتھا دِن (۱۱/ذوالحجہ):

۱۱/ذوالحجہ کو منیٰ میں دُعا اور ذکر کا اہتمام کرنا چاہئے، شب منیٰ میں گزارنی چاہئے کہ یہ سنت ہے، اس دن کا خصوصی عمل تینوں جمرات پر رمی کرنی ہے، ترتیب یہ ہوگی کہ پہلے جمرہ اولیٰ پر، پھر درمیانی جمرہ پر اور آخر میں آخری جمرہ پر رمی کی جائے، منیٰ سے مکہ کی طرف آتے ہوئے پہلے جو جمرہ ملتا ہے، وہ ''اولیٰ'' ہے، اس کے بعد ''وسطیٰ'' ہے اور مکہ کی طرف سے پہلا جمرہ ''جمرۂ عقبہ'' ہے، آج کل ان جمرات پر بہت نمایاں بورڈ لگے ہوئے ہیں، ہر جمرہ پر سات کنکریاں اسی طرح سے پھینکنی ہیں، جس طرح سے کہ کل آخری جمرہ پر پھینکی گئی تھیں؛ البتہ آج پہلے اور درمیانی جمرہ پر رمی کے بعد کنارے ہوکر تھوڑی دیر دُعا کرنی ہے، آخری جمرہ (جمرۂ عقبہ) پر رمی کے بعد دُعا نہیں کرنی ہے، ۱۱/ذوالحجہ رمی کے اوقات اس طرح ہیں:

طلوع صبح تا زوالِ آفتاب: امام ابوحنیفہؒ کے ایک قول کے مطابق اس وقت ۱۱، ۱۲/ذوالحجہ کو بھی رمی کی جاسکتی ہے؛ البتہ بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (فتح القدیر: ۲/۴۹۹) زوال تا غروبِ آفتاب: اس وقت رمی کرنا افضل ہے، غروب آفتاب تا طلوع صبح ۱۲/ذوالحجہ: اس وقت عذر ہو تو رمی بلا کراہت جائز ہے، بلا عذر اس وقت رمی کرنا مکروہ ہے، اگر ۱۱/ذوالحجہ کو رمی نہ کرپایا تو بارہ کو گیارہ کی بھی رمی کرے گا اور تاخیر کی وجہ سے دم دے گا۔

پانچواں اور چھٹا دِن (۱۲، ۱۳/ذوالحجہ):

۱۲/ذوالحجہ کو بھی رمی وغیرہ کے احکام اور اوقات وہی ہیں، جو ۱۱/ذوالحجہ کے ہیں؛ البتہ اگر ۱۳/ذوالحجہ کے قیام کا ارادہ نہ ہو تو بہتر ہے کہ آج رمی کرکے غروب آفتاب سے پہلے ہی حدودِ منیٰ سے باہر نکل جائے، اگر ۱۳/ذوالحجہ کی صبح منیٰ میں طلوع ہوگئی تو ۱۳/ذوالحجہ کو بھی رمی کرنی واجب ہوگئی اور رمی کئے

بغیر نکل جائے تو دم دینا ہوگا، یہ امام ابوحنیفہؒ کے مسلک پر ہے، دُوسرے فقہاء کے نزدیک منیٰ میں آفتاب غروب ہوگیا تو اَب منیٰ سے نکلنا مکروہ ہے اور ۱۳؍ ذوالحجہ کی رمی واجب ہے؛ اس لئے جو لوگ تیرہ کو رمی کے لئے رُکنا نہیں چاہتے ہوں وہ بارہ کو غروبِ آفتاب سے پہلے ہی نکل جائیں، ان کے لئے ۱۳؍ ذوالحجہ کو منیٰ میں رُکنا ضروری نہیں، رُک کر رمی کرلے تو زیادہ بہتر ہے اور ثواب ہے، حنفیہ کے نزدیک اگر کوئی شخص تیرہ کو رُک گیا تو اُس دن زوالِ آفتاب سے پہلے بھی رمی کرسکتا ہے۔

طوافِ وداع

''وداع'' کے معنی رُخصت ہونے کے ہیں، گویا یہ طواف بیت اللہ شریف سے فراق اور رُخصتی کا ہے، جو لوگ حدودِ میقات سے باہر کے رہنے والے ہوں اُن کے لئے حج کے بعد ''طوافِ وداع'' واجب ہے، اس کو ''طوافِ صدر'' بھی کہتے ہیں، عمرہ کرنے والے پر یہ طواف نہیں ہے۔ (فتح القدیر:۲/۵۰۲)

طوافِ وداع کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے، تکمیلِ حج کے بعد کبھی بھی کیا جاسکتا ہے، بہتر ہے کہ مکہ سے رُخصت ہوتے ہوئے آخر میں طوافِ وداع کرے، اس طواف میں سعی نہیں، کعبۃ اللہ کے ساتھ چکر لگائے، اس کے بعد طواف کی دو رکعتیں پڑھ لے، پھر سیر ہوکر زم زم پیے، حجرِ اسود اور کعبۃ اللہ کے دروازہ کا درمیانی حصہ ''ملتزم'' کہلاتا ہے، یہ دُعا کی قبولیت کی جگہ ہے، یہاں آکر اپنا چہرہ اور سینہ دیوار سے لگاکر خوب گریہ وزاری کے ساتھ دُعا کرے اور بیت اللہ سے فراق میں حزین وغمگین مسجد حرام سے باہر آئے؛ بلکہ کوشش کرے کہ گنہ گار آنکھوں سے حسرت وافسوس کے چند آنسو بھی ٹپک جائیں۔ (ہدایہ مع الفتح:۲/۵۱۰)

عورتیں اگر حیض کی حالت میں ہوں تو طوافِ وداع معاف ہے، طوافِ زیارت ہی ان کے لئے کافی ہے۔☆☆☆

ختم نبوت پروگرام .... مولانا عبدالحی مطمئن

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ ۲۴؍جولائی ۲۰۱۷ء کو کراچی تشریف لائے، علمائے ختم نبوت اور کارکنان نے نہایت گرم جوشی سے استقبال کیا اور خیر مقدمی کلمات پیش کئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام شہر بھر کے مختلف مقامات پر حضرت مدظلہ کے پروگرامات منعقد کئے گئے، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

پہلا پروگرام: ۲۴؍جولائی بروز پیر بعد نماز مغرب مدرسہ یٰسین القرآن اکبری مسجد نارتھ کراچی میں استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی نجم الحسن امروہی مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر خصوصی خطاب فرمایا بعد نماز عشاء حضرت مفتی صاحب سے خصوصی نشست ہوئی جس میں جماعتی امور پر تفصیلی گفتگو ہوئی، حضرت قبلہ مفتی صاحب نے اپنی خصوصی دعاؤں سے نوازتے ہوئے کھانے کا اہتمام بھی کیا۔

دوسرا پروگرام: ۲۵؍جولائی بروز منگل جامع مسجد مدینہ اختر کالونی برادر مکرم مولانا حافظ عبدالقادر کی مسجد میں منعقد ہوا۔ حضرت مولانا دامت برکاتہم نے مقامی آبادی اور ماحول کے پیش نظر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ورفع اور نزول من السماء کے اہم عنوان پر بہت مدلل اور وقیع خطاب فرمایا۔ آیات قرآنیہ، احادیث رسول سے دلائل پیش کرتے ہوئے سامعین کے سامنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات مبارکہ کے بارے میں شکوک وشبہات کا غبار دور کردیا۔

تیسرا پروگرام: ۲۶؍جولائی بروز بدھ بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جدید مرکز گرین ٹاؤن شاہ فیصل کالونی کی جامع مسجد خاتم النبیین میں مولانا مفتی عادل غنی کی زیر نگرانی منعقد ہوا، جس میں مولانا قاضی احسان احمد نے پروگرام کی غرض وغایت بیان کی اور حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کو خطاب کی دعوت دی۔ حضرت مدظلہ نے اکابرین ختم نبوت کی قربانیوں پر مشتمل دلنشین انداز میں خطاب فرمایا اور حاضرین کو تحفظ ناموس رسالت اور ختم نبوت کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کی دعوت دی۔

چوتھا پروگرام: ۲۷؍جولائی بروز جمعرات بعد نماز عشاء مرکز ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ ایک تربیتی نشست رکھی گئی، جس میں علاقائی کارکنوں نے بہت محنت اور شوق کے ساتھ شرکت کی الحمدللہ! مسجد کا ہال، برآمدہ، صحن اور گیلری سامعین سے پُر ہوگئے اور تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے جماعتی اصول، مشن کی حفاظت، اپنی ذات کو مشن اور نظریہ کے تحفظ کیلئے قربان کرنا اور اس جیسے اہم، قیمتی اور ضروری اصولوں پر کارکنان تحفظ ختم نبوت سے خطاب فرمایا، ابتدائی اور تفصیلی گفتگو بعد نماز مغرب راقم عبدالحی مطمئن نے کی۔

پانچواں پروگرام: حضرت مولانا مدظلہ نے خطبہ جمعہ جامع مسجد شافعی شیر شاہ میں دیا، جہاں حضرت مولانا محمد حامد اور بھائی فیصل نے پُرتپاک استقبال کیا۔ مولانا قاضی احسان احمد بھی حضرت کے ہمراہ تھے انہوں نے خطبہ جمعہ حق الاسلام مسجد میں دیا۔ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت، دین اسلام اور شریعت محمدی کی کامل پیروی جیسے عنوانات پر سیر حاصل گفتگو کی۔

چھٹا پروگرام: بعد نماز مغرب جامع مسجد پٹھان کیاڑی ٹاؤن حضرت مولانا قاضی فخر الحسن امیر جمعیت علماء اسلام حلقہ کیاڑی کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کا پس منظر، مذہبی وسیاسی جماعتوں کی خدمات اور عاشقانِ مصطفیٰ کے جوش وخروش اور اسمبلی کے تاریخی فیصلے پر دلنشین انداز میں خطاب فرمایا۔ اسمبلی میں مفتی محمودؒ اور اسمبلی کے باہر شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اور دیگر اسلامیانِ پاکستان کے کردار کو خراج تحسین پیش کیا۔ رب کریم جماعت کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین۔

چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

(وفات:۲۱؍اگست ۱۹۶۱ء)

(۲)

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

✿......حضرت امیر شریعت ؒ نے ۱۹۵۰ء میں ختم نبوت کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا: ''ختم نبوت کی حفاظت میرا ایمان ہے، جو شخص بھی اس ردا کو چوری کرے گا، جی نہیں! چوری کا حوصلہ کرے گا، میں اس کے گریبان کی دھجیاں اڑا دوں گا۔ میں میاں (ﷺ) کے سوا کسی کا نہیں، نہ اپنا، نہ پرایا، میں انہی کا ہوں، وہی میرے ہیں۔ جس کے حسن و جمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کھا کر آراستہ کیا ہو، میں ان کے حسن و جمال پر نہ مرمٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور لعنت ہے ان پر جو ان کا نام تو لیتے ہیں لیکن سارقوں کی خیرہ چشمی کا تماشا دیکھتے ہیں۔'' (چٹان)

✿......حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ امرتسر میں حضرت مولانا نور احمد صاحب ؒ کے پاس درس نظامی کے طالب علم تھے۔ انہی دنوں اعلان ہوا کہ مرزا بشیر الدین محمود قادیانی، ہال بازار کے باہر ایک سینما ہال میں تقریر کریں گے۔ حضرت مولانا نور احمد صاحب ؒ نے امرتسر کے تمام علماء کو جمع کیا اور کہا کہ: ''اس سے پہلے مرزائیوں کو امرتسر میں جلسہ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی اور اب اگر ایک دفعہ یہ جلسہ کر گئے تو ہمیں تنگ کریں گے۔'' علماء حضرات نے مختلف تجاویز پیش کیں، حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ نے فرمایا کہ: ''آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں، وہ جلسہ نہیں ہوگا۔'' شاہ جی ؒ کے ساتھ بخارا، سمرقند اور تاشقند سے بھی درس نظامیہ کے طالبعلم امرتسر پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے ان طلباء کو ساتھ لیا اور جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔ سینما ہال بھرا ہوا تھا۔ آپ سینما ہال کے درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دوسرے طلباء آپ کی حفاظت کے لئے تھے۔ مرزا بشیر الدین قادیانی نے پہلے خطبہ پڑھا، پھر قرآن مجید کی چند آیات تلاوت کیں، شاہ جی ؒ کھڑے ہوگئے اور فرمایا: ''بشیر الدین! قرآن مجید صحیح پڑھو!'' مرزا بشیر الدین پہلے خاموش ہوگیا، پھر پڑھنا شروع کیا۔

آپ نے پھر فرمایا کہ: ''بشیر الدین! میں کہتا ہوں قرآن مجید صحیح پڑھو، ورنہ چپ ہوجاؤ'' مرزا نے اشارہ کیا، بیٹھ جاؤ، قبلہ شاہ جی ؒ اپنی بات دہرا رہے تھے، چاروں طرف سے شور اٹھا: ''بیٹھ جاؤ'' مگر آپ کھڑے للکارتے رہے۔ قبلہ شاہ جی ؒ کی اس مختصر پارٹی کے سوا باقی سارا ہال مرزائیوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ لوگ شاہ جی ؒ کی طرف بڑھے مگر آپ کی حفاظت کے لئے آئے ہوئے ساتھی ان کے لئے کافی تھے جو بھی آگے بڑھتا یہ لوگ انہیں اٹھا کر دوسروں پر پھینک دیتے۔ اس طرح پورے ہال میں ہنگامہ برپا ہوگیا۔ شاہ جی ؒ نے اسی حصار کے اندر آہستہ آہستہ اسٹیج کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ جب شاہ جی ؒ اسٹیج کے قریب پہنچ گئے تو مرزا بشیر الدین محمود نے ملحقہ کمرے میں جا کر پناہ لی، شاہ جی ؒ اور ان کے ساتھیوں نے کرسیاں اٹھا اٹھا کر ان لوگوں پر مارنا شروع کردیں، بھگدڑ مچ گئی۔ جلسہ ختم ہوگیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ قریبی دروازے سے باہر نکل آئے۔ باہر ایک عظیم مجمع جمع تھا۔ آپ ایک تانگے پر کھڑے ہوگئے اور تقریر شروع کردی۔ پولیس آئی اور مرزائیوں اور مرزا بشیر الدین کو اپنی حفاظت میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچا دیا۔

✿......حضرت امیر شریعت ؒ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے بعد جب قید سے رہا ہوچکے تھے، غالباً ۱۹۵۵ء میں فیصل آباد دھوبی گھاٹ کے میدان میں ضعیفی اور علالت کے سبب بیٹھ کر تقریر فرمارہے تھے۔ دوران تقریر کسی نے ایک چٹ بھیج دی، لکھا ہوا تھا کہ: ''جو لوگ ختم نبوت کی تحریک میں شہید ہوگئے، ان کا ذمہ دار کون ہے؟'' شاہ جی ؒ نے پڑھا تو جوش میں آکر کھڑے ہوگئے اور گرج کر فرمایا: ''سنو! ان شہداء کا میں ذمہ دار ہوں، نہیں، نہیں! آئندہ بھی جو حضور اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کی خاطر شہید ہوں گے، ان کا بھی میں ذمہ دار ہوں، تم بھی گواہ رہو، (اور آسمان کی طرف منہ کرکے فرمایا) اے اللہ! تو بھی گواہ رہ، ان شہداء کا میں خود ذمہ دار ہوں اور جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا، اگر میں زندہ رہا اور موقع ملا تو پھر بھی ایسا ہی ہوگا، اگر کل مسلمان حضور ﷺ کی جوتی کے تسمے پر قربان ہوجائیں تو پھر بھی حق ادا نہ ہوگا۔'' ان جملوں سے سامعین تڑپ اٹھے، لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے اور ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھی۔

✿......۱۷؍فروری ۱۹۵۳ء کو موچی دروازہ

لاہور میں حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فتنہ مرزائیت کی تاریخ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''اس فتنے کی پرورش برطانیہ نے کی۔ اگر ہوتا افغانستان، تو اس فتنے کا کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا۔ امیر حبیب اللہ خان پر ہزار ہزار رحمت ہو، جس نے افغانستان کی حدود میں فتنہ مرزائیت کو داخل نہ ہونے دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے امیر حبیب اللہ خان کو خط لکھا کہ: ''میں نبی بن گیا ہوں، تم مجھ پر ایمان لاؤ۔'' امیر حبیب اللہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کو جواب دیا: ''ایں جا بیا!'' (یہاں آؤ) غلام احمد وہاں کیسے جاتا؟ اور اگر چلا جاتا تو کچھ نہ کچھ ہو جاتا اور مرزا قادیانی کا مزاج درست ہو جاتا۔''

۞......حضرت امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ نے تحریک ختم نبوت کو باقاعدہ منظم کرنے کے لئے خطیب الامت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت مقرر کیا اور ''انجمن خدام الدین'' کے ایک عظیم الشان اجلاس منعقدہ مارچ ۱۹۳۰ء میں ان کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر ہندوستان کے ممتاز ترین پانچ سو علماء کی بیعت ان کے ہاتھ پر کرائی۔ ظاہر بین نظریں یہ دیکھ رہی تھیں کہ دارالعلوم دیوبند کا صدر المدرسین حجۃ الاسلام علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ ''امیر شریعت'' کے ہاتھ پر بیعت کر رہا تھا۔ لیکن خود ''امیر شریعت'' کا تاثر یہ تھا کہ: ''آپ یہ نہ سمجھیں کہ حضرت (مولانا سید محمد انور شاہؒ) نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ بلکہ حضرت نے مجھے اپنی غلامی میں قبول فرمایا ہے۔ یہ کہہ کر شاہ جیؒ زار و قطار رونے لگے اور ان کا سارا جسم کانپنے لگا۔'' (حیات امیر شریعتؒ، مؤلفہ محترم مرزا جانباز، ص:۱۵۵)

بہرحال یہ بحث تو اپنی جگہ ہے کہ حضرت امام العصر کشمیریؒ، حضرت امیر شریعتؒ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے؟ ان سے فتنۂ قادیانیت کے استیصال کا عہد لے رہے تھے؟ مگر اس میں کیا شک ہے کہ حضرت امیر شریعتؒ اور ان کی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیت کے محاذ پر جو کام کیا وہ حضرت امام العصرؒ کی باطنی توجہ اور دعاہائے سحری کا ثمر تھا۔

۞......ایک دفعہ ''ختم نبوت'' پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا: ''میں مرزا محمود اور قادیانیت کی جو مخالفت کر رہا ہوں، رب العزت کی قسم! اس میں کوئی ذاتی غرض نہیں ہے، نہ کوئی ذاتی کد یا رنجش ہے۔ مرزائیوں سے میری دشمنی صرف حضور سید المرسلین ﷺ کی محبت کی وجہ سے ہے۔ حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبی ماننا یہ گوارا نہیں ہو سکتا، نہ ہی میرے اللہ کو یہ گوارا ہے۔ دنیا میں کروڑوں لوگ ایسے ہیں جو خدا کا شریک بتاتے اور بناتے ہیں۔ مگر اللہ ان کی اسی طرح پرورش کرتا ہے جس طرح وہ اپنے وحدہ لاشریک ماننے والوں کی پرورش کرتا ہے۔ اس کا غضب پوری طرح کبھی ان پر نازل نہیں ہوا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی نبوت میں شریک بنانے والے کو خدا نے کبھی معاف نہیں کیا۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا وہ کبھی نہیں پھولا پھلا۔ یہی انجام مرزائیوں کا ہوگا: باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار۔'' (ﷺ)

۞......مولانا عبیداللہ انور صاحبؒ نے تحریر فرمایا: حضرت لاہوریؒ نے ایک دفعہ جمعہ کے خطبے میں فرمایا: ''حکومت کہتی ہے عطاء اللہ شاہ فساد پھیلاتا ہے، ان اللہ کے بندوں کو معلوم نہیں کہ اگر عطاء اللہ شاہ فساد پر آمادہ ہو جائے تو مرزائیت کا قلعہ قائم نہیں رہ سکتا۔ میں کہتا ہوں اگر بخاری شام کو حکم دے دیں تو صبح ہونے سے پہلے ربوہ (چناب نگر) کی اینٹ سے اینٹ بج جائے۔'' پھر فرمایا: ''حکومت کی گولیوں اور بندوقوں میں وہ طاقت نہیں جو علماء کی زبان میں ہے۔ ہمارے ایک عطاء اللہ شاہ بخاری بحمد اللہ سب پر بھاری ہیں اور جب تک وہ زندہ ہیں، اسلام کو کوئی خطرہ نہیں۔'' ایک مرتبہ تو حضرت نے شاہ جیؒ کے متعلق یہاں تک ارشاد فرمایا: ''محشر کا دن ہوگا، رحمت دو عالم ﷺ جلوہ افروز ہوں گے، صحابہؓ بھی ساتھ ہوں گے، بخاری آئے گا، حضور نبی کریم ﷺ معانقہ فرمائیں گے اور کہیں گے: بخاری! تیری ساری زندگی عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت میں گزری اور کتاب وسنت کی اشاعت میں صرف ہوئی، آج میدان حشر میں تیرا شفیع میں ہوں۔ تیرے لئے کوئی باز پرس نہیں، جا اور اپنے ساتھیوں سمیت جنت میں داخل ہو جا، تیرے اور تیری جماعت کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھلے ہیں، جس طرف سے چاہو کھلے بندوں جنت میں داخل ہو سکتے ہو۔'' (ہمارے دور کے چند علمائے حق)

۞......تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے بعد ایک افسر نے طنزاً کہا: ''شاہ جی! آپ کی تحریک کا کیا بنا؟'' شاہ جیؒ نے برجستہ فرمایا کہ: ''میں نے اس تحریک کے ذریعے مسلمانوں کے دلوں میں ایک ٹائم بم فٹ کر دیا ہے جو وقت آنے پر چل جائے گا۔ اس وقت مرزائیت کو اقتدار کی کوئی طاقت نہ بچا سکے گی۔'' چنانچہ یہ ٹائم بم خود قادیانیوں کے ہاتھوں ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ (چناب نگر) ریلوے اسٹیشن پر پھٹا اور نتیجتاً قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔

۞......مسٹر جسٹس منیر کی عادت تھی کہ وہ عدالت میں علمائے کرام سے مختلف سوالات کر کے پھر ان میں اختلاف ثابت کرنے کی کوشش کرتے۔ اس نے امیر شریعتؒ سے پوچھا کہ نبی کے لئے

کیا شرائط ہیں؟ شاہ جیؒ نے فی البدیہہ فرمایا: ’’یہ کہ کم از کم شریف انسان ہو۔‘‘ اس پر مرزائیوں کے منہ لٹک گئے اور مسلمان سرخرو ہوگئے۔

✿...... لاہور میں جلسہ تھا، شاہ جیؒ پورے جوبن میں تھے۔ بے انداز مجمع، گوش برآواز، عشق رسول کی بھٹی گرم، اکابر اور اساطین ملت جلوہ افروز، شہر میں مکمل ہڑتال اور سناٹا، تحریک ختم نبوت کے لئے مسلمان جانیں دینے کے لئے آمادہ، کسی نے کہا کہ: ’’خواجہ ناظم الدین لاہور پہنچ گئے۔‘‘ شاہ جیؒ نے فرمایا: ’’ساری باتوں کو چھوڑیئے، لاہور والو! کوئی ہے؟‘‘ اور یہ کہتے ہوئے اپنے سر سے ٹوپی اتار لی اور ٹوپی کو ہوا میں لہراتے ہوئے نہایت ہی جذبات انگیز الفاظ میں فرمایا: ’’جاؤ! میری اس ٹوپی کو خواجہ ناظم الدین کے پاس لے جاؤ، میری یہ ٹوپی کبھی کسی کے سامنے نہیں جھکی، اس خواجہ صاحب کے قدموں میں ڈال دو، اس لئے کہ ہم تیرے سیاسی حریف اور رقیب نہیں ہیں۔ ہم الیکشن نہیں لڑیں گے۔ تجھ سے اقتدار نہیں چھینیں گے۔ ہاں ہاں! جاؤ اور میری ٹوپی اس کے قدموں میں ڈال کر یہ بھی کہو کہ پاکستان کے بیت المال میں سور ہیں تو عطاء اللہ شاہ بخاری تیرے سوروں کا وہ ریوڑ چرانے کے لئے بھی تیار ہے۔ مگر شرط صرف یہ ہے کہ تو حضور ﷺ، فداہ ابی و امی کی ختم رسالت کی حفاظت کا قانون بنادے۔ کوئی آقا کی توہین نہ کرے۔ آپ ﷺ کی دستار ختم نبوت پر کوئی ہاتھ نہ ڈال سکے۔‘‘ (۱۶فروری ۱۹۵۲ء، خطاب بیرون دہلی دروازہ لاہور)

✿...... شاہ جیؒ نے ایک دفعہ تقریر میں فرمایا: ’’قادیان کانفرنس کے خطبے پر دفعہ ۱۵۳ کے تحت مجھ پہ مقدمہ چلایا جارہا ہے۔ اس کی سزا زیادہ سے زیادہ صرف دو سال قید ہے۔ میرا جرم یہ ہے کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کا خادم ہوں۔ اس جرم میں یہ سزا بہت کم ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی ناموس پر ہزار جان سے قربان ہونے کو تیار ہوں۔ مجھے شیروں اور چیتوں سے ٹکڑے ٹکڑے کرادیا جائے اور پھر کہا جائے کہ تجھے بجرم عشق مصطفیٰ یہ تکلیفیں دی جارہی ہیں تو میں خندہ پیشانی سے اس سزا کو قبول کروں گا۔ میرا آٹھ سالہ بچہ عطاء المنعم اور اس جیسے خدا کی قسم! ہزار بچے رسول اللہ ﷺ کی کفش پر سے نچھاور کردوں۔‘‘

(مختصر سوانح، از خان کابلی)

✿...... لاہور سنٹرل جیل میں شاہ جیؒ کی آمد کی اطلاع جب مارشل لاء کے قیدیوں کو ملی تو انہوں نے حکام جیل کی اجازت سے شاہ جیؒ سے ملاقات کا پروگرام بنایا۔ ایک دن صبح سویرے ہم اسیران قفس ناشتے کی تیاریوں میں مصروف تھے کہ دیوانی احاطے کے انچارج نے آکر شاہ جیؒ سے درخواست کی کہ مارشل لاء کے چند قیدی باہر کھڑے ہیں اور وہ آپ کی زیارت کے مشتاق ہیں۔ اگر اجازت ہو تو انہیں اندر بلالوں۔ ابھی اس کی بات مکمل نہ ہو پائی تھی کہ شاہ جیؒ ننگے پاؤں ان قیدیوں کے استقبال کے لئے دیوانہ وار کمرے سے باہر نکل گئے۔ دیوانی احاطے کے دروازے پر قیدی خراماں خراماں آرہے تھے۔ ہتھکڑیوں اور بیڑیوں کی جھنکار اور شاہ جیؒ کا استقبال، ایک عجیب پرکیف منظر آنکھوں کے سامنے تھا۔ شاہ جیؒ نے سب کو گلے لگایا۔ ایک ایک کی بیڑی اور ہتھکڑی کو بوسہ دیا۔ پھر آپؒ نے اشک بار آنکھوں اور غم ناک لہجے میں فرمایا: ’’تم لوگ میرا سرمایۂ نجات ہو، میں نے دنیا میں لوگوں کو روٹی اور پیٹ یا کسی مادّی مفاد کے لئے نہیں پکارا۔ لوگ اس کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں۔ میں نے تو اپنے نانا حضرت خاتم النبیین ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کی دعوت دی ہے اور تم لوگ صرف اور صرف اسی مقدس فریضے کے لئے قید و بند اور طوق و سلاسل کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہو۔ تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ سیاسی شہرت یا ذاتی وجاہت جس کا مقصود ہو۔ تم یہاں جیل میں بھی غیر معروف ہو اور جب تم اس دیوار زنداں سے پرے جاؤ گے تو باہر تمہارا استقبال کرنے والے اور گلے میں پھولوں کے ہار ڈال کر نعرے لگانے والا بھی کوئی نہ ہوگا۔ نیت اور ارادے کے اعتبار سے جس کی آمد اس مقصد کے لئے ہوئی ہے۔ وہ یہی مقصد لے کر واپس چلا جائے گا۔ میرے لئے اس سے بڑا سرمایۂ افتخار اور کیا ہوسکتا ہے؟‘‘

شاہ جیؒ یہ چند جملے فرما چکے تو کسی نے ایک قیدی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ تحریک میں اس کا بھائی گولی کا نشانہ بن چکا ہے۔ اس کے لئے دعا فرمائیں۔ شاہ جیؒ نے تحریک کے دوران تشدد دانہ کارروائیوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا: ’’بھائی! ہم ہرگز یہ نہیں چاہتے تھے کہ حکومت یا عوام تشدد پر اتر آئیں اور کوئی ناخوش گوار صورت نمودار ہو جائے۔ میں نے کراچی جیل میں جب لاہور اور دوسرے مقامات پر گولی چلنے کے واقعات سنے اور معلوم ہوا کہ کئی بوڑھے باپوں کی لاٹھیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ ماؤں کے چراغ گل ہوگئے ہیں اور کئی سہاگ اجڑ گئے ہیں، تو مجھے اس کا بڑا صدمہ پہنچا۔ میں نے وہاں کہا تھا کہ: کاش! مجھے کوئی باہر لے جائے، یا ارباب اقتدار تک میری یہ آواز پہنچا دی جائے کہ تحفظ ناموس رسول (ﷺ) کے سلسلے میں اگر کسی کو گولی مارنا ضروری ہو تو گولی میرے سینے میں مار کر ٹھنڈی کردی جائے اور کاش! اس سلسلے میں اب تک جتنی گولیاں چلائی گئی ہیں وہ مجھے ٹکٹکی پر باندھ کر میرے سینے میں پیوست کردی جاتیں۔‘‘ (محمد یوسف مظفر گڑھی)

(جاری ہے)

حج مبرور کی فضیلت

مولانا عبداللہ سلمان ریاض قاسمی

"لبیک اللّٰھم لبیک" (حاضر ہوں خدایا میں حاضر ہوں) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کرنے کے بعد آواز بلند کی تھی اور ایک صدا لگائی تھی کہ اے لوگو! آؤ اپنے رب کے گھر کا طواف کرو، حج کا سفر اسی ابراہیمی پکار پر لبیک کہنا ہے۔ حج کے موسم میں ہر طرف سے "لبیک اللّٰھم لبیک" کی جو آواز فضا میں بلند ہوتی ہے وہ اسی ندائے ابراہیمی کا جواب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حج کرنے والا حضرت ابراہیم کی پکار پر لبیک کہتا ہوا اللہ کے یہاں حاضر ہوگیا ہے اور اس بات کا منتظر ہے کہ اس کو جو حکم بھی دیا جائے وہ اس کو دل و جان سے پورا کرنے میں لگ جائے گا۔

حج کی تاریخ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی زندگی سے وابستہ ہے۔ یہ دونوں ہستیاں وہ ہیں جن کو نہ صرف مسلمان خدا کا پیغمبر مانتے ہیں بلکہ دوسرے بڑے مذاہب کے لوگ بھی ان کو عظیم پیغمبر تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیم قدیم عراق میں رہتے تھے جہاں ان کے والد آزر بھی تھے، عراق کا نظام مشرکانہ تھا، جس کو حضرت ابراہیم برداشت نہیں کرتے تھے اس لئے سرسبز وشاداب شہر عراق کو چھوڑ کر حضرت ابراہیم عرب کے خشک صحرا میں چلے گئے جہاں سنسان دنیا میں خالق ومخلوق کے درمیان کوئی چیز حائل نہ تھی۔ یہاں انھوں نے ایک خدا کے گھر کی تعمیر کی جس کی طرف آج سارے عالم سے لوگ جاتے ہیں۔ جو توحید کا منبع اور اسلام کا مرکز ہے۔

حج کے دوران حاجی سب سے زیادہ جو کلمہ بولتا ہے وہ یہ ہے: "اَللّٰہُ اَکْبَر، اَللّٰہُ اَکْبَر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر، اَللّٰہُ اَکْبَر، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ" (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں صرف اللہ کے لئے ہیں۔) یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ بڑائی، شان، عظمت، تعریف صرف اور صرف ایک اللہ کے لئے ہے۔ اس کے سوا جتنی بڑائیاں ہیں وہ سب اس لئے ہیں کہ اسی ایک عظیم تر بڑائی میں گم ہو جائیں۔ یہ احساس اجتماعیت کا سب سے بڑا راز ہے۔ اجتماعیت اور اتحاد ہمیشہ وہاں نہیں ہوتا جہاں ہر آدمی اپنے کو بڑا سمجھ لے۔ اس کے برعکس جہاں تمام لوگ کسی ایک کے حق میں اپنی انفرادی بڑائی سے دست بردار ہو جائیں وہاں اتحاد اور اجتماعیت کے سوا کوئی اور چیز پائی نہیں جاتی۔

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم جس شخص پر ہو اس کو اللہ تعالیٰ اپنے دربار میں ضرور حاضر ہونے کا موقع عنایت فرماتا ہے۔ یہ ہر اس شخص کے لئے بڑی خوش نصیبی ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے اس گھر کا مہمان بنائے جس کی تعمیر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنے خون جگر سے کیا تھا۔ اس کی زیارت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ حج مبرور عطا فرمائے۔

حج مبرور اس حج کو کہتے ہیں جس کی ادائیگی کے دوران کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو، اور بعض علماء کرام نے کہا ہے کہ حج مبرور وہ ہے جس میں شہوانی باتوں، فسق وفجور اور گناہوں سے اجتناب کے ساتھ ساتھ ریاکاری اور شہرت طلبی سے بچنے کا التزام کیا گیا ہو، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حج مبرور یہ ہے کہ لوگوں کو کھانا کھلائے، اچھی باتیں کرے اور کثرت سے سلام کرے۔ ایسا حج اللہ کے نزدیک مقبول حج ہوتا ہے اور اس پر وہ اجر وانعامات مرتب ہوتے ہیں جن کی بشارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیثوں میں دی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں حج مبرور کا ثواب جنت بتاتے ہوئے یوں فرمایا: (عمرہ، اپنے سے پہلے والے عمرہ کے درمیانی عرصہ کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے اور حج مبرور کا اجر تو بس جنت ہی ہے)۔ دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مبرور کو افضل اعمال میں شمار فرمایا ہے! چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ سب سے بہتر عمل کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان، پوچھا گیا پھر کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب تھا: اللہ کے راستہ میں جہاد، عرض کیا گیا: پھر کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ارشاد ہوا: حج مبرور۔" ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مبرور کو عورتوں کا جہاد قرار دیا ہے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں ہے کہ انھوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ کیوں نہ آپ کے ساتھ غزوہ وجہاد میں شریک ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: "تم لوگوں کے لئے سب سے اچھا اور بہتر جہاد حج ہے جو کہ حج مبرور ہو۔" اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ حج مبرور جس کا اتنا ثواب اور اتنی فضیلتیں ہیں وہ کیسے ممکن ہے اور اس کی کیا شرائط ہیں؟

حج مبرور کی ادائیگی کے لئے جن امور کو برتنا لازمی ہے وہ یہ ہیں: سچی توبہ، رفع مظالم، مال حلال، اخلاص نیت، ضروری مسائل حج کا علم اور ان پر عمل، طریقہ نبوی کی اتباع کی فکر، گناہوں اور نافرمانیوں سے مکمل پرہیز، ذکر وتلبیہ میں مشغولیت، حدود حرم کے تقدس کا خیال اور اس کی پامالی سے اجتناب، قیام مکہ کے دوران اس کی عظمت واہمیت کا استحضار اور ایسے قول وعمل سے احتراز جو اس کے احترام کے منافی ہو، تاریخی یا مقدس مقامات کی زیارتوں کے دوران شرک وبدعات کے ارتکاب سے پہلوتہی، خوش خلقی اور حسن سلوک۔

ان کی تفصیل یہ ہے کہ جب مسلمان حج کے سفر کا ارادہ کرے تو اسکو چاہئے کہ اپنے گھر والوں اور دوستوں کو اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرے، یعنی اللہ کے احکامات پر عمل کرنے اور نواہی سے بچنے کی تاکید کرے۔ حج کے لئے کمائی حلال اور پاکیزہ ہو، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے، پاکیزہ ہی چیز کو قبول کرتا ہے۔''

حاجی کو چاہئے کہ اپنے حج سے اللہ کی رضا اور دار آخرت کی فلاح کا طالب ہو، اور ان مقدس مقامات میں ایسے اقوال واعمال سے اللہ کا تقرب چاہے جو اللہ کو پسند ہوں، حج کے ذریعہ دنیا کمانا مقصد نہ ہو، نہ ہی ریا، شہرت اور فخر ومباہات کی خواہش رکھے، کیوں کہ یہ سب بدترین مقاصد ہیں اور اعمال کی بربادی اور عدم قبولیت کا سبب ہیں۔

حج مبرور کے طالب حاجی کو چاہئے کہ اپنے سفر میں صاحب تقویٰ اور عالم دین کی صحبت اختیار کرے: تاکہ وہ مناسک حج کو اچھی طرح سیکھ لے، مشکل مسائل کو خوب سمجھ لے اور اپنا حج پوری دینی بصیرت کے ساتھ، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے مطابق ادا کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اعمال حج کی تعلیم دیتے ہوئے تاکید فرمائی: ''ہم سے اپنے حج کے مناسک سیکھ لو۔''

حج مبرور کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ حاجی مناسک حج کو بحسن تمام انجام دینے کے علاوہ، پورے سفر میں کثرت سے ذکر واستغفار کرے، دعا اور گریہ وزاری کے ذریعہ گناہوں کی معافی چاہے، قرآن کی تلاوت اور اس کے معانی پر غور کو شیوہ بنائے، نماز باجماعت کا اہتمام کرے، جھوٹ غیبت اور بدکلامی سے اپنی زبان کی حفاظت کرے، رفقاء سفر اور دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرے، ان کے کام آئے ضرورت ومصیبت کے وقت ان کی مدد کرے، خوش اسلوبی کے ساتھ انہیں اچھی بات کا حکم دے اور برائیوں سے روکے، جھگڑے، فساد، ترش روئی سے خود بھی بچے اور ان کو بھی بچائے، تقویٰ اور خوف خدا کو ہمیشہ ملحوظ رکھے اور اس سے غفلت نہ برتے۔ غرضے کہ سورۂ بقرہ میں حاجیوں کو دوران حج جن اوامر ونواہی کو بجالانے کی ہدایت دی گئی ہے ان کی پوری پابندی کرے۔ فرمان الٰہی ہے:

''حج کے مہینے مقرر ہیں اس لئے جو شخص ان میں حج لازم کرلے وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے، گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے بچتا رہے، تم جو نیکی کروگے اس سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے اور اس کے لئے تقویٰ بطور زادراہ اختیار کرو، بہترین زادراہ تقویٰ ہے اور اے عقلمندو! مجھ سے ڈرتے رہا کرو۔''

''اے لوگو! اللہ نے تمہارے اوپر حج فرض کیا ہے تو تم حج کرو۔ جو شخص اللہ کے لئے حج کرے پھر وہ نہ کوئی فحش بات کرے اور نہ کوئی گناہ کرے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل آئے گا جیسے کہ وہ اس دن تھا جب کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔'' (حدیث)

حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول، کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ زادراہ اور سواری۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس زادسفر اور سواری ہو جو اس کو بیت اللہ تک پہونچا دے اور وہ حج نہ کرے تو وہ خواہ یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حج کرنا چاہتا ہو وہ جلدی کرے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے خدا کے رسول، حاجی کون ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پراگندہ بال اور بودار۔ دوسرا شخص اٹھا اور اس نے کہا کہ اے خدا کے رسول، کون سا حج افضل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آواز بلند لبیک کہنا اور جانور قربان کرنا پھر ایک اور شخص اٹھا اور اس نے کہا کہ اس کی سبیل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ زاد سفر اور سواری۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادے سے نکلے پھر وہ راستہ میں مر جائے تو اللہ اس کے لئے غازی اور حاجی اور عمرہ کرنے والے کا اجر لکھ دے گا۔

قرآن واحادیث میں حج کے سلسلے میں بہت سارے احکام وفضائل آئے ہیں مضمون کی طوالت کے پیش نظر ان ہی چند آیتوں واحادیث پر اکتفا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حج کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ ☆☆

☆☆..............☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی ودعوتی اسفار

کہروڑپکا میں مولانا شجاع آبادی کا خطاب:

کہروڑپکا (عبدالرزاق) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۱۳؍جولائی کو کہروڑپکا تشریف لائے۔ جہاں آپ نے جامع مسجد تالاب والی میں درس حدیث کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا، انہوں نے فتح مکہ کے واقعات بیان کرتے ہوئے کہا کہ فتح مکہ کے موقع پر آپ نے اپنے تمام مخالفین کو معاف فرمادیا، حتیٰ کہ ”فرعون ھذہ الامۃ“ ابوجہل کی بہو اور بیٹے عکرمہ اور اپنے چچا سیدالشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل حضرت وحشی ابن حرب جیسے مخالفین کو معاف فرمادیا لیکن اپنے گستاخ عبداللہ بن خطل کے متعلق فرمایا کہ وہ جہاں ملے اسے قتل کردو، اگرچہ وہ غلاف کعبہ میں کیوں نہ چھپا ہو۔ چنانچہ ابن خطل کو غلاف کعبہ سے نکال کر قتل کیا گیا، کیونکہ ابن خطل کا خبیث ترین قلم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں طعن وتشنیع کرتا تھا، مخالفت کرتا اور ہے، گستاخی کرتا اور ہے، انہوں نے کہا کہ گستاخ رسول کی سزا کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ آپ نے شہر کے معروف عالم دین مولانا قاری عبدالرحمن، مولانا غلام محمد ریحان اور مولانا منیر احمد ریحان، مجلس کے مبلغ مولانا وسیم اسلم کے والد حاجی محمد اسلم سمیت کئی ایک حضرات سے ملاقات کی۔ رات کا قیام وآرام جامعہ باب العلوم میں رہا۔

اگلے دن صبح شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور، استاذ الحدیث مولانا شیخ حبیب احمد، مولانا حبیب الرحمن سمیت اساتذہ کرام سے ملاقات کی اور ان سے دعائیں لیں اور سابق امیر مرکزیہ حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے مزار پر حاضری دی۔

مولانا شجاع آبادی بہاولنگر کے دورے پر:

بہاولنگر..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تین روزہ دورہ پر بہاولنگر تشریف لے آئے۔ آپ نے اپنے تبلیغی دورہ کا آغاز چشتیاں سے کیا۔

مولانا بشیر احمد شاہ سے ملاقات: مولانا بشیر احمد شاہ جمعیت علماء اسلام (س) کے سینئر نائب امیر ہیں۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی کے خدام سے ہیں، انہوں نے ایک واقعہ سنایا جو پیش خدمت ہے، مولانا فرماتے ہیں:

”ایم ایم اے کے دور میں ایک اجلاس سے فارغ ہوئے تو علامہ شاہ احمد نورانیؒ نے ایک عجیب واقعہ سنایا کہ کراچی میں میرے ہم مسلک دس پندرہ علماء کرام ایک دن میری قیام گاہ پر تشریف لائے۔ علیک سلیک کے بعد انہوں نے کہا کہ ہم عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ایک جماعت بنانا چاہتے ہیں آپ سرپرستی فرمائیں۔ میں نے کہا کہ اس محاذ پر مسلمانوں کی ایک مشترکہ، متحرک اور فعال جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت موجود ہے جو پوری دنیا میں تردید قادیانیت اور ناموس رسالت کے تحفظ کا محاذ سنبھالے ہوئے ہے، میں بھی اس کے بہی خواہوں میں سے ہوں۔ چناب نگر میں ہر سال عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کرتی ہے میں بھی اکثر وبیشتر اس میں شرکت کرتا رہتا ہوں۔ اگر آپ خود تشریف لائے ہیں اور کسی کے کہنے پر نہیں تو اس جماعت کے ساتھ مل کر قادیانیت کا مقابلہ کریں اور اگر ان کے ساتھ مل کر کام نہیں کرسکتے تو خاموش ہوکر دوسرے دینی کام کریں، اس محاذ کو کمزور نہ کریں۔ جزاہ اللّٰہ احسن الجزاء، جزاءً خیراً فی الدنیا والآخرۃ۔“

جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد دارالسلام میں قاری ضیاء اللہ کی دعوت پر دیا۔ معروف بیکرز حاجی محمد شوکت جاوید نے آپ کے اعزاز میں ظہرانہ دیا، جس میں ضلعی مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی اور دیگر حضرات شریک ہوئے۔

عصر کی نماز مدرسہ فیض القرآن کی مسجد میں ادا کی۔ مدرسہ کے منتظم قاری طیب محمود اور دیگر اساتذہ کرام سے ملاقات کی۔ رات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی دفتر میں قیام وآرام فرمایا۔

۱۵؍جولائی صبح کی نماز کے بعد نظام پور کی جامع مسجد عثمانیہ میں عالم ارواح، عالم دنیا، عالم برزخ اور عالم آخرت میں ختم نبوت کا اعلان کے عنوان پر درس دیا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد مہاجر کالونی میں درس قرآن کے عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔ مسجد ہذا میں ایک عرصہ تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے ناظم اعلیٰ مولانا فیض احمدؒ خطیب وامام رہے۔ مولانا فیض احمدؒ کی ساری زندگی سارقان ختم نبوت کے تعاقب میں گزری۔ مسجد کی مغربی جانب مسجد کا ایک چھوٹا سا مکان تھا، جس کے مکین رہے۔ اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ واعف عنہ۔ آمین۔

آج کل مسجد کی امامت وخطابت حضرت مولانا قاری بارک اللہ زیدہ مجدہ سرانجام دے رہے ہیں۔ موصوف مجلس بہاولنگر کے سابق امیر مولانا قاری عبدالغفور چترالیؒ کے فرزند ارجمند ہیں۔ قاری عبدالغفورؒ بھی ایک عرصہ دراز تک مجلس بہاولنگر کے امیر اور جامع العلوم بہاولنگر کے استاذ رہے۔ موصوف بہادر اور دبنگ آدمی تھے۔ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کرتے تھے۔ ان حضرات کے دور امارت میں مولانا خدا بخش شجاع آبادیؒ، مولانا محمد امیر جھنگوی، مولانا محمد طفیل راشد مبلغ رہے۔

مولانا جلیل احمد اخون سے ملاقات: مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر کا قیام ۱۹۴۴ء میں عمل میں لایا گیا۔ حضرت مولانا سیّد بدر عالم میرٹھیؒ اپنے ساتھ مولانا نیاز احمد اخونؒ کو دارالعلوم دیوبند سے لے کر آئے۔ منقولات (قرآن پاک، احادیث نبویہ، فقہ اسلامی) کی تعلیم تو حضرت سیّد بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنیؒ دیا کرتے تھے اور معقولات کے استاذ مولانا نیاز احمد تھے۔ سال کے اختتام پر امتحان کے لئے دارالعلوم دیوبند کے دو استاذ مولانا عبدالحقؒ شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور جامعہ دارالعلوم کبیر والا کے بانی حضرت مولانا عبدالخالقؒ (المعروف حضرت صدر صاحب) تشریف لائے۔ چند دن جامع العلوم میں رہ کر طلبا کا امتحان لیا اور کتاب الآراء میں لکھا کہ معقولات میں جامع العلوم کے طلبا، دارالعلوم دیوبند سے کسی طرح کم نہیں۔ حضرت مولانا بدر عالم میرٹھیؒ دارالعلوم ٹنڈو الہ یار چلے گئے تو مولانا نیاز احمد ان کی جانشینی کا فریضہ سرانجام دیتے رہے، جب حضرت میرٹھیؒ مستقل مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو جامع العلوم کا اہتمام و انصرام موصوف کے کندھوں پر آ گیا۔ موصوف بہت صالح انسان تھے، صلاح وتقویٰ میں سلف کے صحیح جانشین تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند گرامی مولانا جلیل احمد اخون ان کے جانشین بنائے گئے، آپ نے مدرسہ کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے۔ دورۂ حدیث شریف سمیت تمام کلاسیں اور اسباق ہونے لگے۔ گزشتہ دنوں ان کے سسر مولانا محمد ایوب چترالی فوت ہو گئے۔ مولانا شجاع آبادی ان کی تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔

مولانا محمد ایوب جامع العلوم کے استاذ اور خادم آباد بہاولنگر کی جامع مسجد کے خطیب وامام تھے۔ ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ رات کے وقت انتقال فرمایا۔ جمعۃ الوداع کو جامع العلوم عیدگاہ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں سینکڑوں سے متجاوز علماء کرام، مشائخ عظام، حفاظ وقراء نے شرکت کی۔ تدفین مرشد العلماء والمجاہدین حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلیفہ مولانا اللہ بخش بہاولنگریؒ کے قبرستان دین پور شریف جتو والا میں عمل میں لائی گئی۔ اللہ پاک مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور فرزند اکبر مولانا مفتی نصر اللہ سمیت تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

قاری عبدالغفورؒ کے بیٹوں سے ملاقات: قاری عبدالغفورؒ چترال سے تعلق رکھتے تھے۔ ایک عرصہ تک جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر میں درجۂ کتب کے استاذ رہے اور ایسے ہی عرصہ دراز تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے امیر رہے۔ قاری عبدالغفورؒ امیر اور مولانا فیض احمدؒ ناظم اعلیٰ ہوتے تھے۔ مولانا فیض احمد مسجد مہاجر کالونی کے خطیب وامام رہے، آج کل مذکورہ بالا مسجد کے خطیب وامام قاری عبدالغفورؒ کے فرزند ارجمند مولانا قاری بارک اللہ ہیں جیسا کہ پہلے مذکور ہوا۔

مسجد مہاجر کالونی میں ۱۵ر جولائی عشاء کی نماز کے بعد بیان ہوا۔ عنوان تھا: ’’ختم نبوت اور تکمیل دین‘‘ بیان کے دوران اور بعد میں مولانا فیض احمدؒ بہت یاد آئے بہت ہی مرنجان مرنج انسان تھے۔ جماعتی امور میں بہت دلچسپی لیتے اور مفید مشوروں سے سرفراز فرماتے۔ قاری عبدالغفور جن کا تذکرہ مذکورہ بالا سطور میں ہوا۔ ابتدائی کتب سے عالیہ تک جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں زیر تعلیم رہے۔ دورۂ حدیث شریف کی سعادت جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی سے حاصل کی۔

شیخ الاسلام مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ، مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ، مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا عاشق الٰہی برنیؒ، مولانا سحبان محمودؒ جیسی جبال العلم شخصیات سے فیوض وبرکات حاصل کیں۔ علوم سے فراغت کے بعد بہاولنگر میں جامع العلوم میں استاذ کی حیثیت سے تشریف لے آئے اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے تا آنکہ ۲۰۰۳ء میں ارتحال ہوا۔ اللہ پاک بال بال مغفرت فرمائے۔

۱۶ر جولائی صبح کی نماز کے بعد مدنی کالونی کی مدنی مسجد میں مولانا حسن محمود کی دعوت پر درس ہوا اور بعد نماز عشاء اردو روڈ کی جامع مسجد فردوس میں بیان ہوا، فردوس مسجد کے خطیب و امام مولانا قاری محمد ابراہیم ہیں جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے سابق امیر مولانا قاری عبدالغفور کے فرزند ارجمند اور جامع العلوم کے استاذ ہیں۔ انہوں نے استاذ محترم مولانا شجاع آبادی مدظلہ کی تشریف آوری پر نہایت ہی خوشی کا اظہار فرمایا اور آخر میں شکریہ ادا کیا۔ ۱۷ر جولائی کو صبح کی نماز کے بعد خان بابا روڈ کی مدینہ مسجد میں بیان ہوا۔ اس دوران مجلس بہاولنگر کے امیر سیّد تحسین الاحد مدظلہ اور آپ کے ایک عزیز سیّد سراج احمد زیدی، مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری فداء الرحمٰن سے مجلسیں رہیں۔

جناب بھائی نذیر احمد عمارتی شیشہ کا کام کرتے ہیں اور ملک بھر سے آنے والے مجلس کے مہمانوں کی

میزبانی کا شرف حاصل کرتے ہیں، وہ اور ان کے اہل خانہ خدام ختم نبوت کی خدمت کو بڑی سعادت سمجھتے ہیں مولانا شجاع آباد مدظلہ کے بار بار روکنے کے باوجود تکلف کے ساتھ خورد ونوش کا انتظام کرتے ہیں۔

بہاولنگر دفتر اُن معدودے چند دفاتر میں سے ایک ہے، جہاں دن رات رفقاء، جماعت کی آمدورفت اور چہل پہل رہتی ہے۔ جماعتی رفقاء قاری فداء الرحمٰن، عبیداللہ، محمد اقبال، فداء الرحمٰن، نذیر احمد، محمد جمیل روزانہ دفتر میں حاضری دیتے رہتے ہیں۔

اسلام آباد، راولپنڈی ڈویژن کا چار روزہ دورہ:

اسلام آباد (ذبیح فاروقی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مجلس اسلام آباد کے انچارج مولانا محمد طیب کی دعوت پر چار روزہ دورہ پر تشریف لے آئے۔ آپ کے تبلیغی دورہ کا آغاز حسن ابدال سے ہوا۔ جہاں آپ نے جامع مسجد اشرفیہ میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔ جامع مسجد اشرفیہ حسن ابدال کی قدیم ترین مسجد ہے، جو مغل حکمران شاہ جہاں نے ۱۶۲۵ء میں تعمیر کی۔ مسجد سے ملحق مدرسہ تعلیم القرآن اشرفیہ کا سنگ بنیاد ۱۹۴۸ء میں رکھا گیا۔ سنگ بنیاد جامعہ اشرفیہ لاہور کے بانی حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بانی و مہتمم شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے رکھی۔

مدرسہ کا اہتمام والصرام یکے بعد دیگرے مولانا قاضی عبدالقیوم، مولانا قاضی شمس الدینؒ کھوئی گارڈ، مولانا عبدالقادر قاسمیؒ، مولانا حامد علی رحمانیؒ کے ہاتھوں میں رہا۔ آج کل حاجی محمد صفدر زید مجدہ، جناب افتخار احمد دیگر ارکان کے ساتھ مل کر چلا رہے ہیں۔ مدرسہ کے صدر مدرس قاری محمد اکرام ہیں، جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن حضرت قاری محمد یٰسین مدظلہ فیصل آباد کے شاگرد رشید ہیں۔

ہری پور میں ختم نبوت کانفرنس: ہری پور ہزارہ کی ملحقہ آبادی ''کھلابٹ'' میں ۲۱؍جولائی مغرب کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مقامی امیر مولانا قاری فدا محمد خان نے کی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا احسان عظیم نے سرانجام دیئے۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد طیب اسلام آباد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے مبلغین ختم نبوت نے قادیانیوں سے اقتصادی ومعاشی بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی سامعین کے نعروں کی گونج میں بائیکاٹ کا وعدہ کیا۔

کھلابٹ مجلس کے عہدیداران: کھلابٹ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ غازی علم الدین شہید کے عہدیداران درج ذیل ہیں: امیر مولانا مفتی شمس القدیر، ناظم اعلیٰ مولانا مطیع الرحمٰن، ناظم تبلیغ مولانا عامر شہزاد، خزانچی مولانا جمیل الرحمٰن۔

ان کی سرپرستی جامعہ عبداللہ ابن مسعود بنیاں کے مہتمم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مولانا فدا محمد خان فرمارہے ہیں، رات کا آرام وقیام مدرسہ مفتاح العلوم کھلابٹ میں رہا۔ صبح کی نماز کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے درس قرآن دیا۔

حضرت مولانا عبدالغفور قریشی ٹیکسلا کی خدمت میں:

حضرت مولانا عبدالغفور قریشی ہمارے سابق امیر خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ جامعہ سراج المدارس کے نام سے آپ کی سرپرستی میں آپ کے فرزندان گرامی مولانا محمد زکریا اور مولانا عبدالہادی مدرسہ چلا رہے ہیں، ان کی خدمت میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد طیب پر مشتمل وفد حضرت والا کی خدمت میں حاضر ہوا اور مجلس کی کارگزاری بیان کی۔ حضرت والا نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا اور حضرت مولانا کی خانقاہ میں خطبات مشاہیر ختم نبوت کے مرتب مولانا صلاح الدین بی اے تشریف لائے اور کافی دیر گفتگو فرماتے رہے۔

ختم نبوت کانفرنس راولپنڈی: راولپنڈی شہر کی شاندار مسجد، جامع مسجد اسلامیہ اسکول مری روڈ میں ۲۲؍جولائی مغرب کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مسجد کے خطیب مولانا محمد آدم خان نے کی۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد طیب اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس میں مولانا ابوبکر توحیدی، حافظ محمد الیاس، بھائی محمد ناصر، سمیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں اور شہر کے علماء کرام نے شرکت کی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے راولپنڈی کے علماء کرام شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ، مولانا عبدالستار توحیدیؒ مولانا عبدالحکیم ہزارویؒ، مولانا قاری محمد امین، محمد رمضان علویؒ کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ کانفرنس تھوڑی تاخیر کے ساتھ عشاء کی نماز تک جاری رہی اور مولانا شجاع آبادی کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ رات کا قیام واکرام اسلام آباد دفتر ختم نبوت میں رہا۔

ختم نبوت کانفرنس مری: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کوہسار مری میں ۲۳؍جولائی مغرب کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مری کے امیر مولانا سیف اللہ سیفی نے کی۔ کانفرنس کا انتظام قاری محمد طارق امام جامع مسجد صدیق اکبر جی پی او چوک اور ان کے رفقاء نے کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ محمد بدرالاسلام عباسی نے سرانجام دیئے۔ تلاوت ونعت کی سعادت جامع مسجد صدیق اکبر کے دوطلباء نے حاصل کی۔ کانفرنس سے مولانا محمد طیب اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قائد اعظم یونیورسٹی سے

ملحقہ قرنس کے شعبہ کا نام جنونی قادیانی ڈاکٹر سلام سے متعلق نوٹیفکیشن واپس لیا جائے۔

مولانا شجاع آبادی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مری کے سابق امیر مولانا قاری اسد اللہ عباسیؒ کی خدمات پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ کانفرنس امیر مجلس کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

جامع مسجد صدیق اکبرؓ کے سابق امام مولانا قاری محمد سیف اللہ خالدؒ تھے، جو امام القراء حضرت قاری رحیم بخش پانی پتیؒ کے تلامذہ میں سے تھے۔ پچاس سال سے زائد عرصہ مسجد کی امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ابتدائی تعلیم مری کے استاذ الکل حافظ غلام محمد جالندھریؒ سے حاصل کی۔ آج کل مری میں سیر و سیاحت کے لئے آنے والے ہزاروں کی چلت پھرت نظر آتی ہے۔ سنا ہے کہ امیر التبلیغ حضرت حاجی عبدالوہاب مدظلہ سے بعض حضرات نے درخواست کی کہ ان کی تشکیل مری میں کی جائے۔ حاجی صاحب نے کہا کہ مری میں چڑھائی ہے، اترائی ہے، بے حیائی ہے۔

کہوٹہ میں ختم نبوت کانفرنس: کہوٹہ پاکستان کا عظیم یونٹ ہے، جہاں ہزاروں سائنسدان ملک و ملت کے تحفظ کے لئے اسلحہ سازی میں ہر وقت مصروف رہتے ہیں۔ اس حساس شہر میں داخلہ کے لئے تلاشی کے کئی مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، ہمیں بھی اصل شناختی کارڈ دکھلانے اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی جمع کرانے کے بعد شہر میں داخلہ کی اجازت ملی۔

کہوٹہ میں دارالعلوم کے فاضل مولانا قاضی عبدالرحمن تھے۔ جن کی دعوت پر امام العصر حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ، شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا مرتضیٰ احمد میکشؒ سمیت برصغیر پاک و ہند کے علماء کرام، مشائخ عظام تشریف لاتے رہے۔ نصف صدی سے زائد انہوں نے اصلاح عقائد و اعمال کی مساعی جمیلہ سرانجام دیں۔ موصوف مرکزی جامع مسجد کہوٹہ کے خطیب و امام رہے۔

جامع مسجد صدیق اکبرؓ کا نام شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خلیفہ مجاز مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ نے "صدیق اکبرؓ" تجویز کیا، جس کی سنگ بنیاد ۱۹۹۹ء رکھی گئی۔ جامع مسجد صدیق اکبرؓ کے لئے جگہ راجہ حفیظ اللہ نے وقف کی۔ الحاج راجہ علی اکبر نے جامعہ عائشہ صدیقہؓ کے لئے پلاٹ وقف کیا، جہاں آج جامعہ علاقہ کی بچیوں کو دینی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کر رہا ہے۔ مولانا خالد فرید جامعہ کا اہتمام و انصرام سنبھالے ہوئے ہیں۔

خوشاب میں ختم نبوت پروگرام

خوشاب (محمد نعیم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کے فیصلہ کے مطابق تحصیل کی سطح پر تبلیغی پروگرام منعقد ہوئے۔ ۲۶؍ جولائی بعد نماز مغرب جوہر آباد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس سے خوشاب کے ضلعی مبلغ مولانا محمد نعیم اور مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب فرمایا مبلغین ختم نبوت نے کہا کہ ناموس رسالت کا عقیدہ ہمیں اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے۔ اس قانون میں کسی قسم کی ترمیم برداشت نہیں کی جائے گی۔

جامعہ ام ہانی نور پور تھل: مولانا مفتی مسعود احمد نے نور پور تھل میں جامعہ ام ہانی کے نام سے بنات کا مدرسہ قائم کیا ہے، جس میں درجنوں بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ اعدادیہ سے عالیہ دورہ حدیث شریف تک اسباق ہوتے ہیں۔ جامعہ ام ہانی تھل کے علاقہ میں علوم نبویہ کا عظیم مرکز ہے۔ جس سے سینکڑوں نے استفادہ کیا ہے۔ مدرسہ کی انتظامیہ کی ایک عرصہ سے خواہش تھی کہ ہماری بچیوں کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کی سنگینی سے آگاہ کیا۔ چنانچہ استاذ محترم کی تشریف آوری پر ۲۶؍ جولائی بعد نماز ظہر مدرسہ کی بچیوں اور علاقہ کی خواتین سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کیا اور پروگرام قبیل عصر اختتام پذیر ہوا۔

مدرسہ تعلیم القرآن روڈہ: روڈہ میں قادیانیوں کا اثر و نفوذ رہا ہے۔ حافظ دلاور حسین مدظلہ ایک عرصہ سے روڈہ میں قرآن و سنت کے علوم کی نشر و اشاعت میں مصروف ہیں۔ ان کی زبردست استدعا پر عصر کی نماز کے بعد مولانا شجاع آبادی مدظلہ کا بیان ہوا۔

چک نمبر ۱۵ میں جلسہ ختم نبوت: چک نمبر ۱۵ خوشاب کی جامع مسجد میں ۲۶؍ جولائی بعد نماز مغرب شاندار جلسہ منعقد ہوا، جس سے ضلعی مبلغ محمد نعیم اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا، جلسہ میں سینکڑوں مسلمانوں نے شرکت کی۔ چک مذکور میں ورک برادری سے تعلق رکھنے والے چند گھر قادیانیوں کے ہیں، چک کی اکثر آبادی میواتی زبان بولنے والے مسلمانوں کی ہے۔ مسلمان اور قادیانی گھل مل کر رہتے ہیں، ایک دوسرے کی شادی غمی میں شریک ہوتے ہیں۔ مولانا شجاع آبادی نے ہاتھ کھڑے کرا کر مسلمانوں سے قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ کا عہد لیا۔

مولانا محمد طیب کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب کے سسر گزشتہ دنوں انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں استاذ العلماء حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، حضرت اقدس حافظ ناصر الدین خاکوانی، حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ بیان میں مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

مجلس کے وفد کا دورہ ضلع ٹھٹھہ

حافظ محمد عبدالوہاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے علماء کرام کا وفد ایک روزہ دورہ پر ۴ ؍اگست بروز جمعۃ المبارک کو ضلع ٹھٹھہ کے لئے بعد نماز فجر مرکز کراچی سے مولانا قاضی احسان احمد کی سربراہی میں روانہ ہوا۔ وفد میں کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن، ضلع ملیر کے مبلغ مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ، لانڈھی ٹاؤن کے ذمہ دار حافظ عبدالوہاب، مانسہرہ کالونی کے ذمہ دار حافظ احمد اور حافظ محمد شفیق بھی تھے۔ وفد کے اراکین کے لئے جامع مسجد اقصیٰ مرکز ختم نبوت شاہ لطیف ٹاؤن ضلع ملیر کے مبلغ مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ کی طرف سے ناشتہ کا اہتمام کیا گیا تھا، ناشتہ سے فراغت کے بعد سفر کا آغاز کیا گیا۔ گھارو شہر میں عالمی مجلس کے بزرگ راہنما حافظ عبدالخالق طوفانی سے رابطہ قائم کیا۔ ملاقات ہوئی، پروگرام سے متعلق تفصیلات سے آگاہ کیا اور قافلہ اپنی اگلی منزل کی طرف رواں دواں ہوا۔ بہارو تحصیل ساکرو ضلع ٹھٹھہ میں عظیم دینی شخصیت، جنہوں نے اپنے شباب کے زمانہ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ جیسی نابغہ روزگار ہستیوں کی زیارت اور صحبت اٹھائی، قافلہ ختم نبوت کے میزبان تھے، انہوں نے پُر جوش استقبال کیا۔ دوپہر کا کھانا تیار تھا۔ وفد نے حسب ضرورت کھانا لیا اور اپنی اپنی تشکیل کی طرف چل دیے۔

راقم الحروف محمد عبدالوہاب نے جامع مسجد شیخ زید ہسپتال میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر بیان کیا۔ مولانا عبدالحی مطمئن نے جامع مسجد رئیس سہراب خان گوٹھ میں حالات حاضرہ میں دین کی ضرورت، عقیدہ وایمان کی حفاظت اور دشمنان اسلام کی سازشوں سے بچاؤ کی تدابیر پر بیان کیا۔ برادرم مکرم عبدالصمد نے مہمانوں کے اکرام کا خصوصی نظم قائم کیا تھا۔

مولانا محمد احمد نے جامع مسجد حاجی محمد حسن گوٹھ میں خطبہ جمعہ میں کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اجرائے نبوت اور ختم نبوت جیسے اہم اور حساس عنوان پر سیر حاصل گفتگو کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کے مبلغ حضرت مولانا مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ نے جامع مسجد رحمانیہ میں اجتماع سے خطاب کیا۔ مولانا نے اپنے بیان میں ایمان کی اہمیت، عشق رسول اور اتباع پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر زور دیا اور سامعین سے قادیانیوں کے بائیکاٹ کی اپیل کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا قاضی احسان احمد نے مرکزی جامع مسجد نورانی تحصیل ساکرو ضلع ٹھٹھہ میں عوام الناس کے اجتماع سے خطاب کیا۔ مولانا نے اپنے بیان میں اکابرین تحفظ ختم نبوت کی ایمان افروز خدمات پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وصورت کو اپنانے، ایمان کے کامل ومکمل کرنے اور جذبہ عشق رسالت سے سرشار ہونے پر زور دیا اور کہا کہ آج مسلمان اسلام اور پیغمبر اسلام کی عظمت کا صحیح ادراک کرے تو دین اپنی اصلی حالت میں قائم ہوجائے گا۔ پیغمبر اسلام کی ختم نبوت کا راج ہوگا۔ رب کریم ہمیں سمجھ نصیب فرمائے۔

مولانا عبدالرشید، مولانا رحمت اللہ اور دیگر علماء کرام سمیت مدرسہ جامع مسجد نورانی سے متصل مدرسہ کے طلبانے پروگرام پر پسندیدگی اور خوشی کا اظہار کیا۔ اللہ کریم تمام احباب کو اپنی طرف سے بہت بہت جزائے خیر عطا فرمائے۔ مساجد میں بیانات سے فارغ ہو کر اب وفد نے واپسی کے سفر کا عزم کیا۔ مولانا عبدالخالق طوفانی سے دوبارہ رابطہ قائم کیا گیا۔ گجو شہر ایک چھوٹی سی بستی مختصر سی آبادی پر مشتمل گھارو سے چند کلو میٹر آگے ایک آبادی ہے، اس کے مضافات میں ایک قدیم قبرستان ہے جس میں بہت قدیم اور تاریخی قبریں موجود ہیں، ان میں سے ایک قبر پر ایک تختی آویزاں کی گئی ہے جس پر کچھ اس طرح سے تحریر کیا گیا ہے: پیرومرشد حضرت ابوعبدالرحمن بن عباس بن ربیع بن حارث رضی اللہ عنہ (تابعی)۔

سلطان الکاملین، شیخ العارفین، والیٔ سندھ، حضرت شیخ ابوحفص ربیع بن صبیح سعد البصری رضی اللہ عنہ (تابعی) المعروف حاجی شیخ ترابی رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک پر حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ ایصال ثواب کیا۔ اللہ کریم اسلام کے ان خدام کی خدمات کو قبول و منظور فرمائے۔ حضرت مولانا انور بدخشانی مدظلہ "مباحث علم حدیث" میں لکھتے ہیں: "حضرت ربیع بن صبیح اسعدی البصریؒ جن کو تابعی ہونے کا شرف حاصل تھا اور جو بزمانہ مہدی خلیفہ عباسی فوج کے ایک سپاہی کی حیثیت سے سرزمین سندھ میں داخل ہوئے اور جنہوں نے واپسی پر وفات پائی تھی، ربیع بن صبیح کے متعلق صاحب کشاف الظنون کا بیان ہے: "قیل هو اول من صنف وبوب فی الاسلام"... کہا گیا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسلام میں تصنیف فرمائی... طبقات ابن سعد میں ہے: "خرج غازیا الی الهند فی البحر فمات فدفن فی جزیرة من جزائر البحر سنه ستین ومائة"... وہ غزوہ کے لئے ہندوستان میں گئے تو وہاں انتقال کیا اور کسی جزیرہ میں ۱۶۰ھ میں دفن ہوگئے۔" راستہ میں کچھ دیر کے لئے کراچی کی طرف آنے والے پانی کے "بند" پر جانے کا بھی اتفاق ہوا۔ برلب سڑک ایک خوبصورت جامع مسجد رحمٰن گھارو کے قریب ہے نماز عصر کے لئے رکے، حضرت امام صاحب قبلہ حافظ طوفانی کے پہلے سے واقف تھے دیگر شرکا وفد کا بھی تعارف ہوا، جماعتی امور اور دیگر امور پر تبادلۂ خیال ہوا، طوفانی صاحب کے مدرسہ میں چائے نوش کی، نماز مغرب راستہ میں ادا کی اور الحمدللہ! نماز عشاء مرکز ختم نبوت نمائش پر ادا کی، تمام مساجد میں بعد نماز جمعہ سندھی زبان میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ رب کریم اس کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین۔

فخر کون ومکاں ﷺ

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

الٰہی کس سے بیاں ہوسکے ثنا اس کی
کہ جس پہ ایسا تری ذاتِ خاص کا ہو پیار

جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار

تو فخر کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں
امیر لشکر پیغمبراں شہ ابرار ﷺ

تو بوئے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی
تو نورِ شمس ہے گر اور نبی ہیں شمس نہار

حیات جان ہے تو ہیں اگر وہ جانِ جہاں
تو نورِ دیدہ ہے گر ہیں وہ نورِ دیدۂ بیدار

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا شمار

جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار

جو یہ نصیب نہ ہو اور کہاں نصیب مرے
کہ میں ہوں اور سگانِ حرم کی تیرے قطار

اڑا کے باد مری مشتِ خاک کو پس مرگ
کرے حضور ﷺ کے روضے کے آس پاس نثار

ولے یہ رتبہ کہاں مشتِ خاکِ قاسم کا
کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام

(۲)

حافظ عبید اللہ

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے انکار میں اٹھنے والی چند آوازیں اوران کی حیثیت

یہاں یہ بتاتا چلوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر چودھویں صدی ہجری تک امت اسلامیہ میں سوائے چند معتزلہ اور فلاسفہ کے کسی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جسم سمیت اٹھائے جانے اور قیامت سے پہلے آسمان سے نازل ہونے کا انکار نہیں کیا، امت کا رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام پر اجماع چلا آرہا ہے (اجماع امت کے حوالے آگے آرہے ہیں)، تیرھویں صدی کے آخر اور چودھویں صدی میں کچھ ملحدانہ ذہن رکھنے والوں کی اکادکا آوازیں سننے کو ملیں جنہوں نے یہ کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ نہیں ہیں اور انہوں نے ان تمام احادیث کو ناقابل اعتبار اور اسرائیلی روایات کہہ کر رد کردیا جن کے اندر نزول عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے اور موقف اختیار کیا کہ کسی مسیح نے نہیں آنا، ان میں مصر کے شیخ محمد عبدہ اور ان کے چند تلامذہ کا مکتب فکر جس میں علامہ رشید رضا (جن کی وفات سنہ 1935ء میں ہوئی) اور شیخ محمود شلتوت (جن کی وفات سنہ 1963ء میں ہوئی) قابل ذکر ہیں خاص طور پر نظر آتا ہے، مصری علماء کا یہ مکتب فکر عقلیت کا دلدادہ اور معجزات وخوارق کا منکر تصور کیا جاتا ہے، خود مصر کے علماء نے ان کے امت اسلامیہ سے ہٹ کر تفردات کا بڑی شد ومد کے ساتھ رد کیا ہے، لیکن یہ بتانا ضروری ہے کہ ان حضرات کا موقف یہ تھا کہ کسی مسیح نے نہیں آنا نہ اصلی نے اور نہ کسی مثیل نے، علامہ رشید رضا نے تو اپنی تفسیر المنار میں کئی جگہ مرزا قادیانی کا نام لے کر اس کے دعوائے مسیحیت کی خوب خبر لی ہے، نیز ان سب کا یہ بھی ماننا تھا کہ یہ ٹھیک نہیں کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑ کر صلیب پر ڈالا بلکہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک نہیں پہنچ سکے تھے، ہندوستان میں سرسید احمد خان نے بھی مرزا قادیانی سے پہلے وفات مسیح کا شوشہ چھوڑا تھا جس سے مرزا کا یہ دعویٰ بھی جھوٹ ثابت ہوتا ہے کہ خدا نے یہ راز صرف مجھ پر ظاہر کیا اور مجھ سے پہلے کسی پر ظاہر نہ کیا۔

آج کے دور میں قریب قریب اسی فکر کا پرچار کرنے والوں میں مختلف ٹی وی چینلوں پر بطور دانشور نظر آنے والے جاوید احمد غامدی بھی ہیں، لیکن غامدی عقیدہ میں ایک نئی چیز کا اضافہ بھی ہے، ان کا کہنا ہے کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنا چاہا تو اللہ نے انہیں وفات دے کر اس کے بعد آپ کا جسم مبارک اٹھالیا کہ کہیں یہود آپ کے جسم کی بے حرمتی نہ کریں، یعنی غامدی فکر کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع زندہ جسم کے ساتھ نہیں ہوا بلکہ روح نکالنے کے بعد مردہ جسم اٹھایا گیا، یہ بہت ہی عجیب وغریب موقف ہے جس کا مضحکہ خیز ہونا ظاہر ہے اور قرآن وحدیث میں اس کا کوئی اشارہ تک نہیں ملتا، تاہم غامدی مکتب فکر بھی یہ کہتا ہے کہ اب کسی مسیح نے نہیں آنا اور وہ تمام احادیث جن کے اندر نزول عیسیٰ کا ذکر ہے ناقابل اعتبار ہیں۔

لیکن ان سب سے عجیب تر منطق وہ ہے جو مرزا قادیانی نے پیش کی اس نے ایک طرف تو یہ کہا کہ قرآن سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے (پہلے خود قرآن سے ان کا دوبارہ آنا ثابت بھی کرتا رہا، پھر کہا کہ قرآن کی تین آیات سے وفات مسیح ثابت ہے، پھر تین سے چھلانگ لگا کر تیس آیات سے وفات مسیح ثابت کرنے لگا) اور دوسری طرف ان احادیث کو بھی متواتر تسلیم کرتا ہے جن کے اندر نزول عیسیٰ بن مریم کا ذکر ہے اور نہایت ڈھٹائی کا ثبوت دیتے ہوئے یہ کہنے لگا کہ ان احادیث میں جن عیسیٰ بن مریم کا ذکر ہے وہ میں ہوں، اور چونکہ قرآن وحدیث سے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تھی اس لئے یہ دلیل بنائی کہ میرے خدا نے مجھے الہام کرکے بتایا ہے کہ جس مسیح نے آنا تھا وہ تُو ہے۔

مرزا قادیانی کا قرآن بھی حسب ضرورت بدلتا رہا

یہ بات بھی ایک حقیقت ہے کہ خود مرزا قادیانی بھی اپنی زندگی کے تقریباً 52 سال (سنہ 1891 تک) وہی عقیدہ رکھتا تھا جو امت اسلامیہ کا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہی دوبارہ آنا ہے، مرزا قادیانی نے بقول خود اپنے خدا سے ملہم وما مور ہوکر تجدید دین کی خاطر جو سب سے پہلی کتاب لکھی (براہین احمدیہ) اس میں قرآن کی آیات سے یہ بات ثابت کی کہ:

"حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے اور ان کے ہاتھ سے دین

اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، رخ 1 صفحہ 593)

نیز دوسری جگہ یہ بھی لکھا کہ:

"حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس وخاشاک سے پاک کردیں گے اور کج وناراست کا نام ونشان نہ رہے گا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، رخ 1 صفحات 601، 602)

واضح رہے کہ اپنی اس کتاب براہین احمدیہ کے بارے میں مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ اس کے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے یہ کتاب پسند فرمائی تھی (تفصیل کے لئے دیکھیں: براہین احمدیہ حصہ سوم، رخ 1 صفحات 274 تا 276 حاشیہ)، اگر ان آیات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں آنے پر مرزا کا استدلال غلط ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضرور مرزا کو یہ بتادیتے کہ یہ تم نے غلط لکھا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو فوت ہوچکے ہیں۔ یہی نہیں بعد میں مرزا قادیانی نے بقلم خود یہ اقرار بھی کیا:

"اگرچہ خداتعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا......"

(حقیقۃ الوحی، رخ 22 صفحہ 153)

یعنی مرزا قادیانی نے اپنے خدا کی وحی میں صرف اس لئے تاویل کی کہ عام مسلمانوں کا عقیدہ اس وحی کے خلاف تھا، کیا اللہ کے نبی لوگوں کے عقیدہ کی وجہ سے اپنے اوپر ہونے والی وحی الٰہی میں تاویل کیا کرتے ہیں؟ یہ الگ سوال ہے، یہاں ہمارا مقصد یہ بتانا ہے کہ ایک وقت تھا جب مرزا قادیانی اسی قرآن کریم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ ہونا اور آسمان سے دوبارہ نازل ہونا ثابت کیا کرتا تھا ، کیا اس وقت مرزا کو وہ تمیں آیات نظر نہ آئیں جن کے اندر اس کے بقول وفات مسیح علیہ السلام کا ذکر ہے؟ کیا بعد میں قرآن بدل گیا تھا؟، یہ بھی یاد رہے کہ مرزا قادیانی اپنے خدا کی اس وحی میں تقریباً بارہ سال تک تاویل کرتا رہا، چنانچہ وہ خود لکھتا ہے:

"پھر میں قریباً بارہ سال تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدّ ومدّ سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گذر گئے تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔" (اعجاز احمدی، رخ 19 صفحہ 113)

دعوائے نبوت کی طرح دعوائے مسیحیت میں بھی مرزا قادیانی کی قلابازیاں

دوستو! جس طرح مرزا قادیانی پوری زندگی اپنے دعوائے نبوت میں بار بار اپنے بیان بدلتا رہا، کبھی یہ اعلان کرتا رہا کہ میں مدعی نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں، کبھی یہ کہتا کہ نبی سے مراد ہے محدث لہٰذا جہاں جہاں میں نے اپنے لئے نبی کا لفظ لکھا ہے اسے کاٹ کر محدث لکھ لیا جائے، کبھی کہتا کہ میرے نبی ہونے کا مطلب ہے ایک پہلو سے نبی ایک پہلو سے امتی، کبھی کہتا کہ میں کامل نہیں بلکہ ناقص نبی ہوں، کبھی کہتا کہ میں ظلی بروزی نبی ہوں، کبھی یہ بیان جاری کیا کہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور جس کی وحی میں اللہ کی طرف سے امر اور نہی ہوں وہ صاحب شریعت ہوتا ہے (یعنی میں صاحب شریعت نبی ہوں)، الغرض مرزا قادیانی اپنی موت کے دن تک اپنے دعوائے نبوت میں حسب ضرورت رنگ بدلتا رہا، بالکل اسی طرح کی قلابازیاں وہ اپنے دعوائے مسیحیت میں بھی لگاتا رہا، مرزا کی تحریروں سے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:

مجھے کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں

"اس عاجز نے جو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول، رخ 3 صفحہ 192)

میرا دعویٰ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں

"میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خداتعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔" (تحفہ گولڑویہ، رخ 17 صفحہ 295)

مسیح موعود ہزار ششم (چھٹے ہزار) میں مبعوث ہوگا

"اور اب یہ ثابت ہوا کہ تکمیل اشاعت ہزار ششم میں ہوگی اس لئے نتیجہ یہ نکلا کہ مسیح موعود ہزار ششم میں مبعوث ہوگا۔"

(تحفہ گولڑویہ، رخ 17 صفحہ 261 حاشیہ)

نبیوں کی پیش گوئیوں کے مطابق یہ موعود ساتویں ہزار میں ظاہر ہوا ہے

"لوگوں نے خدا کے اس موعود کو ماننے سے انکار کیا ہے جو تمام نبیوں کی پیش گوئیوں کے موافق دنیا کے ساتویں ہزار میں ظاہر ہوا ہے۔"

(دافع البلاء، رخ 18 صفحہ 232)

میرے بعد دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتے ہیں

"اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں ہے کہ مسیحیت کا میرے وجود پر خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آئے گا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتا ہے اور ممکن ہے کہ ظاہری جلال واقبال کے ساتھ بھی آوے اور ممکن ہے اول وہ دمشق میں ہی نازل ہو۔" (ازالہ اوہام حصہ اول، رخ 3، صفحہ 251)

میرے بعد کسی مسیح کے قدم رکھنے کی بھی جگہ نہیں

"فلیس لمسیح من دوني موضع قدم بعد زماني" پس میرے سوا کسی مسیح کے لئے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں ہے۔" (خطبہ الہامیہ، رخ 16، صفحہ 243)

"اور ایسا ہی آخری مسیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چودھویں صدی میں ظاہر ہوا۔" (لیکچر سیالکوٹ، رخ 20، صفحہ 215)

اب اس سوال کا جواب مرزا قادیانی کا کوئی پیروکار ہی دے سکتا ہے کہ اگر مرزا کے بعد دس ہزار سے زیادہ مسیح آسکتے ہیں تو پھر مرزا کے بعد کسی مسیح کے قدم رکھنے کی جگہ کیوں نہیں؟ اور اگر آخری مسیح چودھویں صدی میں آچکا تو پھر وہ دس ہزار مسیح کیسے آسکتے ہیں؟

قرآن کریم سے حضرت مسیحؑ کا دوبارہ آنا ثابت ہے

"ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔" (براہین احمدیہ حصہ چہارم، رخ 1، صفحہ 593، حاشیہ)

قرآن کریم میں حضرت مسیحؑ کے دوبارہ آنے کا ذکر نہیں

"قرآن شریف میں مسیح بن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں ذکر نہیں۔" (ایام الصلح، رخ 14، صفحات 392، 393)

آنے والا مسیح نبی نہیں ہوگا

"آنے والے مسیح کیلئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی۔" (توضیح مرام، رخ 3، صفحہ 59)

"وہ ابن مریم جو آنے والا ہے کوئی نبی نہیں ہوگا۔" (ازالہ اوہام، رخ 3، صفحہ 249)

(جاری ہے)

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ
مکمل علاج مکمل خوراک
قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام
فیصل
معجون قوتِ اعصاب زعفرانی
33 اجزا کا اکسیر مرکب
☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید
زعفران، جائفل، ناگرموتھ، مغز بندق، آروخرما، جوہر آہن، مصطگی، جلوتری، مغز بنولہ، کشتہ چاندی، مروارید، دارچینی، اگر، کشتہ فولاد، ورق طلاء، لونگ، الائچی کلاں، ورق نقرہ، ثعلب مصری، مغز بادام، بہمن سفید، گوند کتیرا
33 اجزا
معجون تسکین دل
دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔
دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
قیمت 1200 روپے
جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
وزن 500 گرام
عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔
آب سیب، آب انار، آب ادرک، ورق نقرہ، تخم خرفہ، آب بہی، آب لیمن، شہد خالص، بہمن سفید، عود ہندی، زعفران، مروارید، ورق طلاء، کشنیز، ابریشم، گل سرخ، گل نیلوفر، صندل سفید، طباشیر، آملہ، جوہر مرجان، گل منڈی، الائچی خورد، کہربائی، بہمن سرخ
پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری
0314-3085577
فیصل FOODS ستارہ لائنز ڈی گراؤنڈ سپلائز کالونی فیصل آباد

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموس رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

◆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اکابر علمائے امت کی قیادت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دینے والی بین الاقوامی جماعت اور تردید قادیانیت کے محاذ پر تمام مذہبی ودینی جماعتوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے ◆ جماعت کی کوششوں اور قربانیوں کی بدولت الحمدللہ! قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، امتناع قادیانیت آرڈی نینس نافذ ہوا، قادیانیت کا فتنہ روبہ زوال ہوا ◆ ملک بھر کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں مجلس کے زیر اہتمام ۳۰ مراکز ومساجد، ۴۰ مبلغین جبکہ ۱۲ سے زائد دینی مدارس ومکتب خدمات سرانجام دے رہے ہیں ◆ مجلس کے شعبہ تصنیف وتالیف سے ردِ قادیانیت کے موضوع پر اکابرین امت کی بیسیوں ضخیم اور معرکۃ الآرا کتب طبع ہوچکی ہیں ◆ عربی، اردو، انگریزی اور دیگر زبانوں میں مفت لٹریچر کی تقسیم ◆ ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہنامہ ''لولاک'' ملتان کے ذریعہ قادیانیت کا محاسبہ ◆ اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت کا تعاقب ◆ مدرسہ عربیہ مسلم کالونی چناب نگر میں دارالمبلغین اور سالانہ ردِ قادیانیت کورس ◆ پورے ملک میں ختم نبوت کانفرنسز، سیمینارز، کوئز پروگرام، تربیتی کورسز کے ذریعہ قادیانی دجل کا محاسبہ ◆ مفت ختم نبوت خط وکتابت کورس ◆ انٹرنیٹ، سی ڈیز اور سوشل میڈیا کے ذریعہ ابلاغ ختم نبوت اور تردید مرزائیت۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندانِ ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں

ترسیل زر کا پتہ

مرکزی دفتر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: 061-4783486

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی

فون: 021-32780337, 021-32780340

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

اپیل کنندگان:

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی صاحب
نائب امیر مرکزیہ